یداللہ علی الجماعۃ۔ ترمذی
لا جماعۃ الا بامارۃ۔ دارمی

بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی
بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑی

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

ترجمان جماعت اہلحدیث

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی
نگرانِ اعلیٰ: عارف سلمان روپڑی

جلد 54 | جمعۃ المبارک | 8 جمادی الاول 1431ھ 23 تا 29 اپریل 10 | شمارہ 16 | فون 7656730 فیکس 7659847

لمحہ فکریہ!

ہم سب اس رسول ﷺ کی امت میں سے ہیں جس کا ہم سب نے کلمہ پڑھا ہے، ہماری نسبت بھی اسی رسول ﷺ کے ساتھ ہے۔ تو پھر یہ کیا کہ ہم نے علیحدہ علیحدہ نسبتیں قائم کر رکھی ہیں؟ علیحدہ علیحدہ فرقے اور مسلک بنا لیے ہیں؟ علیحدہ علیحدہ جماعتوں کے نام رکھ لیے ہیں؟ اور پھر اپنی اپنی دانست، اپنے اپنے فرقے، اپنے اپنے مسلک اور اپنے اپنے نام پر فخر جتانے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

اے لوگو! جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول جناب محمد ﷺ پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہو! کیا ہمارے دل اپنے اپنے پسندیدہ مسلکوں اور طور طریقوں پر پتھروں سے بھی زیادہ سختی سے جمے ہوئے ہیں؟ کہ سنتِ رسول ﷺ جان لینے کے باوجود بھی ہم بدعت کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں؟

اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لانے والو! ذرا کان لگا کر میری بات غور سے سنو! صحابیٔ رسول ﷺ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من رغب عن سنتي فليس مني" "جس نے میرے طریقے سے منہ موڑا، اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں"۔ اے لوگو! ہم سب نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک پڑھ لیا ہے۔ آیئے غور کریں کہ کیا ہمارے پاس اس کا جواب ہے؟؟

www.jaamia.info جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس

مولانا غلام رسول قلعوی کے بارے میں .... ایک ضروری اعلان

حضرت مولانا غلام رسول قلعوی رحمہ اللہ کا شمار رفیع القدر علمائے دین اور عظیم المنزلت اولیاء میں ہوتا ہے قمری حساب سے وہ 1228ھ میں پیدا اور 1291ھ میں فوت ہوئے انہوں نے سید عبداللہ غزنوی (وفات 15 ربیع الاول 1298ھ) کی شراکت میں حضرت میاں سید نذیر حسین دہلوی (وفات 10 رجب 1320ھ) سے درس حدیث لیا اور سند حاصل کی۔ ان کی وفات پر ایک سو چالیس برس کا طویل عرصہ گزر چکا ہے میں نے ان کے مفصل حالات ایک مستقل کتاب (تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی) میں بیان کیے ہیں۔ یہ کتاب کمپوز ہو رہی ہے جو کم وبیش چار سو صفحات پر مشتمل ہوگی۔

کتاب میں ان کے لائق تعلیم تکریم اسلاف کا تذکرہ بھی آگیا ہے اور قابل احترام اخلاف کا بھی......! اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اس خاک نشین کو اس عالم کبیر اور تقویٰ شعار بزرگ کے واقعات حیات لکھنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔

اس مرد ذی مرتبت نے 63 برس کی عمر پائی۔ بیس برس کی عمر میں فارغ التحصیل ہوئے۔ پھر زندگی کے آخری دم تک پورے 43 برس وعظ وتذکیر اور درس تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس اثنا میں ان سے بہت سے علماء طلباء نے حصول علم حاصل کیا ہوگا لیکن مجھے صرف مندرجہ ذیل بائیس حضرات کے اسمائے گرامی کا پتا چل سکا ہے۔ 1۔ مولوی علاء الدین گوجرانوالہ 2۔ مولوی محمد سکنہ موضع بکن ضلع گوجرانولہ 3۔ مولوی محمد علی میرواعظ سکنہ بوپڑہ ضلع گوجرانولہ 4۔ مولوی بدرالدین سکنہ گل والہ ضلع گوجرانوالہ 5۔ مولوی احمد علی سکنہ کوٹ بھوانی داس ضلع گوجرانولہ 6۔ حافظ گوہر سکنہ نوکھر ضلع گوجرانولہ 7۔ مولوی غلام حسین سکنہ ساہووالا چیمہ ضلع سیالکوٹ 8۔ مولوی بدرالدین سکنہ سیالکوٹ 9۔ مولوی عمر دین موضع بقابٹالیاں ،گوجرہ ضلع لائل پور، حال فیصل آباد 10۔ مولوی نوراحمد سکنہ چنیوٹ 11۔ مولوی نعمان سکنہ جہلم 12۔ مولوی نور احمد سکنہ کھائی ضلع جہلم 13۔ مولوی برہان الدین جہلمی 14۔ حافظ غلام محمد سکنہ سدھا کمبوہ ضلع شاہ پور 15۔ مولوی عبدالعزیز ناظم انجمن اہل حدیث لاہور وبانی انجمن حمایت اسلام لاہور 16۔ حافظ ولی اللہ لاہوری 17۔ حافظ کرم الدین سکنہ جموں 18۔ مولوی شمس الدین سکنہ جموں 19۔ مولوی محمود شاہ واعظ سکنہ ڈھینڈہ ضلع ہری پور ہزارہ 20۔ مولوی قطب الدین ضلع فیروز پور 21۔ مولوی محمد عثمان سکنہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداس پور 22۔ مولوی محمد عظیم اللہ موضع بٹر بن ضلع میر پور۔

ان بائیس حضرات میں سے چھ کا تعلق گوجرانوالہ سے ہے، دو کا ضلع سیالکوٹ سے، ایک کا چنیوٹ سے، ایک کا ضلع لائل پور (موجودہ فیصل آباد) سے اور تین کا ضلع جہلم سے ہے اس طرح دیگر حضرات مختلف مقامات سے تعلق رکھتے ہیں۔

حضرت مولانا غلام رسول قلعوی کے ان تلامذہ کرام کو بھی دنیا سے رخصت ہوئے ایک زمانہ گزر گیا لیکن ان کے وارثوں میں سے کچھ لوگ ضرور موجود ہوں گے ان میں سے یہ اعلان کسی کی نظر سے گزرے اور وہ ان مرحومین کے متعلق معلومات رکھتے ہوں تو ازراہ کرم مجھے ضرور مطلع فرمائیں۔ میں ان کے حوالے سے اپنی کتاب ''تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی'' میں ان کا اور ان کے بزرگوں کا تعارف کرانا چاہتا ہوں۔

محمد اسحاق بھٹی

معرفت ہفت روزہ ''الاعتصام'' 31 شیش محل روڈ لاہور

میرا گھر کا ٹیلی فون نمبر یہ ہے: 042-37143677

جماعت اہلحدیث پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ
تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 54 ☆ شمارہ 16
8 جمادی الاول ☆ 1431ھ
23 اپریل ☆ 2010ء
C.P.L - 104

فون: 7656730 / 7670968 فیکس: 7659847

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر : پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ
مدیر انتظامی : حافظ عبدالوہاب روپڑی
نائب مدیر انتظامی : مولانا محمد جابر حسین
معاون مدیر: مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر : شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ/ڈیزائننگ : وقار عظیم بھٹی
0301-4002662

فہرست

اداریہ	3
الاستفتاء	5
تفسیر سورۃ آل عمران	6
دورہ صحیح مسلم پر ایک نظر	9
شادی خانہ آبادی	12
شوریٰ سے شوریٰ تک	15
جماعتی خبریں	17

زر تعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ — مولانا عبداللطیف حلیم

قومی مسائل کا ذمہ دار کون؟

ارکان پارلیمنٹ قومی اسمبلی سے اور اب سینٹ سے 18 ویں ترمیم متفقہ طور پر منظور ہو چکی ہے۔ ارکان حکومت پھولے نہیں سمارہے، عام تاثر یہ تھا کہ اس ترمیم کے پاس ہونے عدلیہ اور مقننہ میں ججوں کی تعیناتی کے ایشو پر جھگڑا ہو گا یہ تو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ صوبہ سرحد کے نام کی تبدیلی سے اتنا بڑا بحران جنم لے گا۔ خیبر پختونخواہ کے نام پر ہزارہ والوں کے احتجاج کی توقع تو شاید سب کو تھی لیکن جس پیمانے پر احتجاج ہوا ہے کیا یہ بھی کوئی سوچ سکتا تھا؟ ایبٹ آباد کے علاقے میں کئی دنوں سے پرامن مظاہرے جاری تھے۔ پشاور، چارسدہ، صوابی اور نوشہرہ سے پولیس کی بھاری نفری ایبٹ آباد روانہ کی گئی ڈی آئی جی نے پولیس کو سیدھی فائرنگ کرنے کا حکم دے دیا جس سے 14 لوگ قتل ہو گئے۔

اب اس خونخوار ڈی آئی جی کا تبادلہ ہو چکا ہے، سوال یہ ہے کہ ڈی آئی جی نے کس کے اشارے پر گولی چلانے کا حکم دیا؟ جانیں لینے والے شخص پر قتل کا مقدمہ کیوں نہیں چلایا گیا؟ کیا یہ پولیس پولیس اہلکار ہی تھے کہ ایک سکول کے بچے کو جس نے یونیفارم پہن رکھی تھی اور جس کے پاس بستہ بھی تھا اسے پولیس نے پکڑا اور بری طرح تشدد کیا، گھسیٹا اور ٹھوکریں ماریں۔ ایسا واقعہ پہلے بھی منظر عام پر نہیں آیا اس کی وڈیو بھی ٹی وی پر چل گئی پھر بھی اس پولیس کے خلاف کاروائی کیوں نہیں ہوئی؟

اے این پی کی قیادت نے مانسہرہ والوں کو دہشت گرد قرار دیا کیا وہاں بھی ڈرون حملے کرانا چاہتی ہے؟ اے این پی کے ایک لیڈر الیاس بلور نے کہا کہ ایبٹ آباد میں چار بندے مر گئے تو کیا قیامت آ گئی؟ 14 یا 15 پاکستانیوں کو انہوں نے از راہ حقارت 4 بندے کہہ دیا سوال یہ ہے کہ الیاس بلور اور ان کی پارٹی کے نزدیک کتنے آدمی مارے جائیں تو قیامت آتی ہے۔ امریکہ نے ہیروشیما اور ناگا ساکی میں دو بم مار کر چار لاکھ بندے مار دیے تھے، قیامت پھر بھی نہیں آئی تھی گویا چار لاکھ سے زیادہ آدمی مریں تبھی بلور صاحب قیامت مانیں گے۔ صدر زرداری تو پختونخواہ پہلے ہی سے کہتے رہے ہیں، پارلیمنٹ اور سینٹ میں تو اسے بعد میں پیش کیا گیا ہے۔ اٹھارھویں ترمیم کے منظور ہوتے پر حکمران بڑی خوشیاں منا رہے ہیں مبارکبادیں دے رہے ہیں۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ عوام اپنے مسائل میں الجھے ہوئے ہیں اور حکمران اپنے مسائل میں۔

شاید حکمرانوں کے نزدیک یہی جمہوریت ہے۔ جس کی تلاش میں عوام نو برس تک ذلیل ورسوا ہوتے رہے، قربانیاں دیتے رہے، اس تصور کے ساتھ کہ بدترین جمہوریت آمریت سے بہتر ہوتی ہے۔ (حالانکہ جمہوریت خلاف وامارت کے متضاد نظام ہے جس کے لیے بھرپور کوشش ہونی چاہیے) اب کے بار شاید عوام کا یہ تصور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دم توڑ جائے گا۔ جمہوریت کے مداحوں نے جمہوریت اور آمریت کو ایک ہی صف میں کھڑا کر دیا اب روٹی تو دور کی بات ہے لوگ پانی کو بھی ترسنے لگے ہیں ابھی تو پانی پانی صرف پینے کے لیے بکتا ہے حکمرانوں کی مفاداتی واقتدار کی جنگ وصلح اگر اسی طرح جاری رہی تو پانی غسل کرنے اور دیگر ضروریات کے لیے بکا کرے گا۔ عوام کو جان کے لالے پڑے ہیں اور حکمران اس فکر میں مبتلا ہیں کہ اقتدار کیسے بچایا جائے؟ مال کیسے بنایا جائے؟

دوسری بات یہ ہے کہ اٹھارھویں ترمیم کے منظور ہو جانے کے بعد کیا پاکستان کے عوام کو کچھ ملے گا؟ نہ اس سے ڈیم بنیں گے، نہ بجلی سستی ہوگی، نہ غربت ختم ہوگی، نہ دہشت گردی ختم ہوگی، نہ بیروزگاری کا خاتمہ ہوگا؟ نہ قیمتوں میں اعتدال آئے گا، نہ مہنگائی کنٹرول ہوگی، نہ امن وامان ہوگا، اس میں وزیراعظم کے اختیارات بڑھ جائیں گے، صدر کے اختیارات کم ہو جائیں گے۔ آصف علی زرداری اپنے سسر ذوالفقار علی بھٹو شہید کی طرح صدر کا منصب چھوڑ کر وزیراعظم بننے کی کوشش کریں گے۔ تیسری بات یہ ہے کہ جب آئینی کمیٹی نے صوبہ سرحد کا نام تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا تو محبان وطن حلقوں نے ملک کے تمام سیاسی حلقوں کو خبردار کیا تھا کہ صوبہ سرحد کا نام پختونخواہ کبھی نہیں رہا یہ لسانی تعصب پر مبنی ہے اگر اس کا نام تبدیل کرنے کی ضرورت ہے تو یہ حق صرف اور صرف صوبہ سرحد کے رہنے والے عوام کا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ صوبہ سرحد میں پشتو بولنے والوں کی تعداد 38 فیصد ہے باقی لوگ ہندکو، گوجری، سرائیکی اور دیگر زبانیں بولتے ہیں۔ دراصل صدر آصف علی زرداری نے پختونخواہ والی سازش کر کے میاں نواز شریف کو اس سازش میں پھنسا لیا ہے۔ سرحد کا نام پختونخواہ رکھنے پر میاں نواز شریف کی تائید نے خود ان کا اپنا بہت نقصان کیا ہے میاں صاحب سے صدر زرداری بہت دفعہ دھوکہ کر چکا ہے اس لیے میاں نواز شریف کو اس کی باتوں میں نہیں آنا چاہیے تھا۔ اب ہزارہ، ایبٹ آباد میں ہنگامے زوروں پر جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں: ”ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدى الناس“ خشکی اور تری (سمندر) میں جب فساد بپا ہوتا ہے تو یہ لوگوں کی ہاتھوں کی کمائی ہوتی ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ 18 ویں ترمیم میں صدر ضیاء الحق کا نام تاریخ سے خارج کر دیا گیا ہے کہ انہوں نے بھٹو کو پھانسی دی تھی۔ سوال یہ ہے کہ صدر کی اپنی بیوی بے نظیر بھٹو کو قتل کرنے والے کون تھے؟ آخر اقوام متحدہ کی ٹیم سے تحقیق کروانے کی کیا ضرورت تھی؟ اور اگر قاتلوں کی رپورٹ سامنے آچکی ہے تو انہیں کیفر کردار تک پہنچانے میں کیا امر مانع ہے۔ دراصل اقوام متحدہ کے تحقیقاتی کمیشن نے جو رپورٹ دی ہے وہ واضح نہیں ہے بلکہ مبہم رپورٹ ہے اس لیے بعض آئینی ماہرین کا موقف یہ ہے کہ صدر آصف علی زرداری نے اپنے دو سالہ دور حکومت میں اپنے ملک سے تحقیق کرانے کی بجائے اقوام متحدہ کی ٹیم سہارا لیا اس لیے لیا کہ وہ حقائق پر پردہ ڈال دیں۔

ودگر نہ حقائق کچھ یوں بھی ہیں کہ جب بے نظیر بھٹو پاکستان آئی تو صدر زرداری کو دبئی میں بچوں کی دیکھ بھال کے لیے چھوڑ آئیں۔ لیکن زرداری بے نظیر بھٹو کے سیکورٹی معاملات سے ضرور منسلک رہے اور پاکستان میں خصوصی طور پر ان کے وکیل ڈاکٹر بابر اعوان اور قریبی ساتھی رحمن ملک سیکورٹی ایڈوائزر کے طور پر بے نظیر کے ساتھ رہے سوال یہ ہے کہ لیاقت باغ میں ان کے سیکورٹی ایڈوائزر اور ڈاکٹر بابر اعوان بے نظیر کے تقریر ختم ہونے سے چند منٹ پیشتر انہیں مناسب سیکورٹی کے بغیر چھوڑ کر اپنی گاڑی تیزی سے دوڑا کر کیوں چلے گئے۔ اور پھر حیرانی کی بات یہ ہے کہ یہ بے نظیر بھٹو کی گاڑی میں موجود ان کے جانثار جن میں ناہید خان، صفدر عباسی، چوہدری اسلم ایڈووکیٹ، مخدوم امین فہیم اور دیگر کارکن شامل تھے۔ اس دہشت گردی کے واقعہ سے محفوظ رہے، آخر کار ان کے سیکورٹی ایڈوائزر اور ڈاکٹر بابر اعوان، بی بی کو مشکل میں چھوڑ کر تیزی سے اسلام آباد کی جانب کیوں عازم سفر ہوئے؟

دل تو ہی بتا حل کچھ اس معمے کا
نظر کچھ اور کہتی ہے عقل کچھ اور کہتی ہے۔

اب اقوام متحدہ کے تحقیقاتی کمیشن نے مشرف کی حکومت کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے یہ تمام وہ مسائل ہیں جن میں عوام بری طرح گھر چکے ہیں۔ جو صدر اپنی بیوی کے قاتلوں کو منظر عام پر لانے کے لیے مخلص نہیں ہے وہ چوری، ڈکیتی، قتل وغارت روکنے میں کب مخلص ہوگا۔

☆..........☆..........☆

مفتی عبیداللہ خاں عفیف
صدر مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور
دارالافتاء مسجد امۃ العزیز، رحمت ٹاؤن، فیصل آباد

تعویذ گنڈے

سوال: مکرمی ومحترمی جناب مفتی صاحب! اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل سوال کا جواب قرآن وسنت کی روشنی میں دیکر مشکور فرمائیں۔ سوال یہ ہے:

ا۔ یہ جو آج کل اپنے آپ کو لوگ عامل کہلاتے ہیں، جنات کے ذریعے غیب کی چیزوں کا پتہ چلانا تعویذ دینا اور اس قسم کے کاروبار کرنا دین میں شامل کرر کھے ہیں، ان کا دین میں کہاں تک وجود ہے۔

سائل: عبدالمالک (پرفیسر) گوڑھا محلہ منڈی بہاؤالدین

ب بعون الوہاب: واضح ہو کہ ایسے لوگ محض جعلساز، مکار، دغاباز اور جھوٹے ہیں کیونکہ غیب کا علم نہ تو کسی نبی مرسل کو ہوتا ہے اور نہ ملک مقرب کو اور نہ کسی جن کو۔ جب اللہ تعالیٰ کے سوا کسی انسان اور جن کو علم غیب ہی نہیں تو جنات کے ذریعہ جو باتیں بھی بتائیں جائیں گی، وہ محض جھوٹ اور افتراء کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ. [النمل: ٦٥]

''یعنی اے پیغمبر! کہہ دیجیے کہ جتنے لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں آدمی ہوں یا جن یا فرشتے کسی کو علم غیب نہیں بجز خدا کے اور ان کو یہ خبر بھی نہیں کہ وہ کب جی کر اٹھیں گے۔''

قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ [الانعام: ٥٠]

''کہہ دے میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور یہ بھی کہہ دے میں غیب نہیں جانتا۔''

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو بھی علم غیب نہیں تھا۔ تو بتائیے جب سید الرسل کو علم غیب نہ تھا تو پھر کوئی پیر، شہید، مجذوب، سالک، عابد، کاہن، نجومی اور یہ نام نہاد عامل جنات کس شمار و قطار میں ہیں اور خود جنوں کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ وہ بھی علم غیب نہیں رکھتے۔

چنانچہ جنات مکان کی تعمیر میں لگے ہوئے تھے اور حضرت سلیمان علیہ السلام ان کی نگرانی فرما رہے تھے۔ عصا پر سہارا تھا، اسی عالم میں حضرت سلیمان علیہ السلام وفات پا گئے۔ مگر لاٹھی کے سہارے لمبی مدت تک زندوں کی طرح کھڑے رہے، پھر ایک مدت کے بعد جب گھن نے لکڑی کو کھا لیا تو ان کا جسد مبارک زمین پر گر پڑا تو پھر کہیں جا کر جنات کو ان کی وفات کا علم ہوا اور جنوں کو یہ ماننا پڑا کہ ہم غیب دانی کے دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ چنانچہ سورۃ سباء میں ہے:

فَلَمَّا قَضَیْنَا عَلَیْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰی مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ مِنْسَاَتَهٗ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ۔ [السباء: ١٤]

''یعنی پھر ہم نے جب (حضرت سلیمان) پر موت کا حکم دیا اس کی موت جنوں کو کسی نے نہ بتلائی مگر زمین کی دیمک نے جو اس کی لکڑی کھاتی رہی جب وہ لکڑی کھوکھلی ہوگئی تو سلیمان گر پڑا۔ اس وقت جنوں کو معلوم ہوا، اگر وہ غیب کی باتیں جانتے ہوتے تو مدت تک ذلت کی محنت میں نہ پڑے رہتے۔''

ان تینوں آیات مقدسہ سے معلوم ہوا کہ نبیوں، فرشتوں اور جنوں کو غیب کی باتوں کا کچھ پتہ نہیں۔ بتائیے! ایسی صورت میں ان نام نہاد نجومیوں، رمالوں، پانڈوں، کاہنوں اور عاملوں کی ژٹلیات کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے؟ یہ سب جھوٹے اور افتراء پرداز اور جعل ساز لوگ ہیں۔ ان لوگوں کے پاس جانا، اپنے ایمان کا ستیاناس کرنا ہے۔ جہاں تک قرآن وحدیث پر مشتمل آیات کے تعویذوں کا تعلق ہے تو ان کا نہ لٹکانا ہی افضل ہے۔

جیسا کہ نواب صدیق الحسن نے لکھا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے تعویذ لکھنا ثابت نہیں۔ البتہ آیات واحادیث پڑھ کر پھونکنا بلاشبہ جائز ہے۔ تاہم غیر شرعی تعویذ گنڈے بہر حال ناپاک دھندے ہیں، اس سے حد لازم ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے جو کاہن کی تصدیق کرتا ہے تو اس نے شریعت کے ساتھ کفر کیا فقد کفر بما انزل علی محمد۔

(ماخوذ: فتاوی محمدیہ، از مفتی عبیداللہ خاں عفیفؒ) [انتخاب: نوید احمد بھٹی]

تفسیر سورۃ آل عمران

(قسط نمبر 24) حافظ عبدالوہاب روپڑی (فاضل ام القری مکہ مکرمہ)

اِذْقَالَتِ الْمَلٰئِکَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ. (۴۵) وَیُکَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَکَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِیْنَ. (۴۶) قَالَتْ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ وَلَدٌ وَّلَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ قَالَ کَذٰلِکِ اللّٰهُ یَخْلُقُ مَایَشَاءُ اِذَا قَضٰی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ. (۴۷)

”بے شک اللہ تعالیٰ تجھے اس کلمے کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے اور دنیا اور آخرت میں عزت وجاہت والا ہے اور وہ مقربین (میرا قرب دیے گئے) میں سے ہے اور وہ لوگوں سے گہوارے اور پختہ عمر میں باتیں کرے گا اور نیک لوگوں میں سے ہوگا۔

(حضرت مریمؑ) کہنے لگی اے میرے پروردگار میرے ہاں بیٹا کیسے پیدا ہوگا مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ تک نہیں لگایا اس (فرشتے نے کہا) اللہ تعالیٰ تو اسی طرح جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کسی کام کو کرنے کا فیصلہ کرے تو وہ صرف حکم دیتا ہے ”ہوجا“ وہ (فوراً) ہوجاتا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی:

بِکَلِمَةٍ: ایک کلمہ کے ساتھ۔ وَجِیْهًا: وجاہت وعزت والا۔

اَلْمُقَرَّبِیْنَ: مقربین، یہ جمع ہے مقرب کی جس کا معنی ہے جسے قرب دیا گیا

اَلْمَهْدِ: گہوارہ۔ کَهْلًا: پختہ عمر۔

لَمْ یَمْسَسْنِیْ: نہیں ہاتھ لگایا مجھے۔ اِذَا قَضٰی: جب وہ ارادہ کرتا ہے

کُنْ: ہوجا۔ فَیَکُوْنُ: پس وہ ہوجاتا ہے۔

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کے احوال اور ان کی کفالت کا تذکرہ کرتے ہوئے ان آیات میں عیسیٰ بن مریمؑ کے احوال اور ان کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کا تذکرہ فرماتے ہوئے اپنی قدرت کاملہ کو بیان فرما کر یہ ثابت کیا ہے کہ میری ذات ظاہری اسباب کی محتاج نہیں۔ بلکہ جیسے چاہے خلاف فطرت جس طرح چاہے پیدا فرما دے۔

التوضیح:

اِذْقَالَتِ الْمَلٰئِکَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُکِ بِکَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ.

ذات باری تعالیٰ تمام قسم کے اسباب کی بھی خالق اور مالک ہے اور وہ ان اسباب کی محتاج نہیں کیونکہ خالق اپنی مخلوق کا محتاج نہیں ہوتا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی پیدائش خلاف فطرت (خلاف قانون) فرمائی۔

حضرت مریمؑ اور بشارت الٰہی: حضرت مریمؑ کو ان کے بیٹے عیسیٰ کی ولادت کی بشارت فرشتوں کے ذریعے دی گئی اور اس بشارت میں حضرت عیسیٰ کا نام لقب اور دوسرے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ ان کا لقب مسیح بتاتے ہوئے ان کے وجیہ ہونے کے ساتھ ساتھ ان کا مقرب الی اللہ ہونا بھی بیان کیا گیا ہے۔

حضرت مریمؑ اور رحمت الٰہی: اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کی افزائش کے لیے میاں بیوی کے باہمی ملاپ کو فطری قانون قرار دیا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ مالک ہے اور فطری قانون بھی اسی کی مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ جب چاہیں اس فطری قانون کو ختم کرتے ہوئے اپنی خاص رحمت سے کسی کو نواز دیں، تو اس پر کوئی ”قدغن“ لگانے والا نہیں۔ اسی طرح حضرت مریمؑ کو بھی اللہ تعالیٰ نے فطری قانون کے خلاف کلمہ ”کُنْ“ کہہ کر حاملہ فرماتے ہوئے اولاد جیسی نعمت کا مستحق قرار دیا۔

”وَجِیْهًا“ کا مفہوم: ”وَجِیْهًا“ کا معنی معزز، تروتازہ، ہشاش بشاش.

اور نہایت ہی خوبصورت چہرے والا۔[تفسیر الخازن ج ۱ ص ۲۴۵]

"فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ" یہ جملہ فرما کر دنیا اور آخرت میں عیسیٰ علیہ السلام کی وجاہت اور قدر و منزلت کو بیان کیا گیا ہے۔ دنیا میں ان کی وجاہت نبوت اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ ساتھ مادرزاد اندھے اور کوڑی والے کا ان کے چھونے کی وجہ سے صحت یاب ہونا اور مردوں کا زندہ ہو جانا ہے اور آخرت میں ان کی وجاہت مرتبہ کی بلندی کی وجہ سے ہوگی۔

"وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ." روز قیامت حضرت انبیاء کرام اور اہل جنت کے مختلف مراتب اور منازل ہوں گے اور عیسیٰ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ قرب پانے والے برگزیدہ انبیاء میں سے ہوں گے۔

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ.

اللہ تعالیٰ نے حضرت مریمؑ کو عیسیٰ کی خوشخبری، لقب اور نام بتلانے کے بعد پیدا ہونے والے بچے کے کچھ اوصاف حمیدہ بھی بتلائے۔

اوصاف حمیدہ: حضرت عیسیٰ میں پائے جانے والے بعض اوصاف حمیدہ کا اللہ تعالیٰ نے یہاں تذکرہ کیا ہے۔ جن میں سے "وَجِيهًا" کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اب حضرت عیسیٰؑ کی کچھ دوسری صفات یہاں مذکور ہیں۔

1۔ عیسیٰ کا گہوارا میں بات کرنا۔ 2۔ ادھیڑ عمر میں لوگوں سے ہم کلام ہونا۔

3۔ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں میں سے ہونا۔

گہوارے میں کلام کرنے والے بچے:

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عیسی" گہوارے میں کسی (بچہ) نے بات نہیں کی سوائے تین (بچوں) کے (ایک ان میں سے) عیسیٰ ہیں

دوسرا واقعہ: (دوسرا واقعہ یہ ہے کہ) بنی اسرائیل میں ایک جریج نامی شخص تھے۔ یہ نماز پڑھ رہے تھے کہ دوران نماز انہیں ان کی والدہ نے پکارا۔ انہوں نے (اپنے دل میں) کہا کہ میں والدہ کا جواب دوں یا نماز پڑھتا رہوں؟ اس پر انکی والدہ نے (ناراض ہوکر) بددعا کی، اے اللہ اس وقت تک اسے موت نہ آئے جب تک یہ زانی عورت کا منہ نہ دیکھ لے۔ جریج اپنے عبادت خانے میں رہا کرتے تھے ایک مرتبہ ان کے پاس ایک فاحشہ عورت آئی اور ان سے بدکاری چاہی لیکن جریج نے انکار کر دیا پھر وہ فاحشہ ایک چرواہے کے پاس آئی تو اس چرواہے نے اس سے برائی کی۔

اس سے ایک بچہ پیدا ہوا اس فاحشہ نے جریج پر تہمت لگادی کہ یہ بچہ جریج کا ہے لوگوں نے (غصہ میں آکر) ان کا عبادت خانہ توڑ دیا اور انہیں برا بھلا کہا۔ جریج نے وضو کر کے نماز پڑھی بچے کے پاس آئے اور اس سے پوچھا کہ تیرا باپ کون ہے؟ بچہ (حکم الٰہی سے) بول پڑا کہ میرا باپ چرواہا ہے۔ اس پر (ان کی قوم شرمندہ ہوئی اور) کہا ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنائیں گے لیکن جریج نے کہا ہرگز نہیں (عبادت خانہ) مٹی ہی کا بنے گا۔

تیسرا واقعہ:

(تیسرا واقعہ یہ ہے کہ) ایک بنی اسرائیل کی خاتون اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی اس کے پاس سے ایک نہایت معزز اور خوش لباس سوار گزرا، اس عورت نے دعا کی۔ اے اللہ میرے بچے کو بھی اس کی طرح بنادے۔ لیکن بچہ (حکم الٰہی سے) بول پڑا اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا۔ پھر اس کے سینے سے لگ کر دودھ پینے لگا پھر ایک لونڈی اس کے پاس سے گزری جسے اس کے مالک مارتے ہوئے لے جا رہے تھے اس عورت نے دعا کی اے اللہ! میرے بچے کو اس جیسا نہ بنانا بچے نے پھر اس کا پستان چھوڑ دیا اور کہا کہ اے اللہ! مجھے اسی جیسا بنادے اس عورت نے پوچھا تو ایسا کیوں کہہ رہا ہے؟ بچے نے کہا وہ سوار ظالموں میں سے ایک تھا اور یہ لونڈی (نیک سیرت تھی) جسے لوگ یہ کہہ رہے تھے تو نے چوری کی، زنا کیا حالانکہ اس نے کچھ بھی نہ کیا تھا۔[صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب واذکر فی الکتاب مریم ج ۳ ص ۱۲۶۸ رقم الحدیث : ۳۲۵۳]

گہوارہ میں کلام عیسیٰ کی حکمت:

حضرت عیسیٰ کی ولادت کے وقت لوگوں نے حضرت مریمؑ پر شک وشبہات کا اظہار کرتے ہوئے بغیر باپ عیسیٰ کی پیدائش پر تعجب کیا تو حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کی طرف جو گہوارہ میں لیٹے ہوئے تھے اشارہ کیا۔ تم بغیر باپ کے پیدا ہونے والے بچے سے خود ہی پوچھ لو کہ وہ کہاں سے آیا ہے۔ تو قوم نے ان الفاظ میں جواب دیا "كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا" ہم اس بچے سے جو گہوارے میں ہے کیسے بات کریں؟ حضرت عیسیٰؑ گہوارے میں خود ہی بول پڑے "إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا" میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے اللہ نے کتاب (انجیل) عطا کی اور اپنا (برگزیدہ) نبی بنایا۔[مریم: پ ۱۶]

حضرت عیسیٰؑ کا ماں کی گود میں خلاف فطرت بولنا اور اپنی والدہ کی براءت بیان کرنا اس بات کی دلیل تھی کہ جو اللہ عیسیٰؑ سے خلاف فطرت یہ کام کروا سکتا ہے تو وہی اللہ عیسیٰؑ کو خلاف فطرت پیدا بھی کرسکتا ہے۔ کیونکہ وہ رب

ظاہری اسباب کا محتاج اور نہ ہی وہ قانون فطرت کا پابند ہے۔

وَكَهْلًا: حضرت عیسیٰؑ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ایک وصف تو گہوارے میں کلام کرنا بیان ہوا اور ان اوصاف میں سے ادھیڑ عمر میں بھی لوگوں سے ہم کلام ہونا ایک وصف ہے۔

نزول عیسیٰ اور ادھیڑ عمر: حضرت عیسیٰؑ کو تقریباً 33 سال کی عمر میں آسمان پر اٹھالیا گیا تھا۔ (تفسیر فتح البیان ج اص ۴۶۶) یہ عمر 33 سال ادھیڑ عمری نہیں بلکہ بھر جوانی کی ہوا کرتی ہے قرآن مجید کا عیسیٰؑ کے متعلق ادھیڑ عمر میں لوگوں سے ہم کلام ہونا نزول عیسیٰؑ پر واضح دلیل ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہو کر ادھیڑ عمر میں لوگوں سے ہم کلام ہوں گے۔

وَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ: حضرت عیسیٰؑ کے اوصاف میں سے ان کا ایک وصف یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور مقرب بندوں میں سے ہوں گے۔

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ.

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے حضرت مریمؑ کو نیک وصالح بیٹے کی خوشخبری دیتے ہوئے اسکے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا۔ تو حضرت مریمؑ نے حیران ہو کر اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ یا اللہ میرے ہاں بچے کی ولادت کس طرح ہوگی جبکہ مجھے تو کسی فرد نے (جائز نکاح کے ساتھ) اور ناجائز (بغیر نکاح کے) طریقے سے آج تک ہاتھ نہیں لگایا اور اولاد کے لیے مرد اور عورت کا باہمی اختلاط ضروری ہے اس (اختلاط) کے بغیر میرے ہاں بچہ کیسے پیدا ہوگا؟

تعجب مریم اور قدرت الٰہی:

حضرت مریمؑ نے جب بیٹے کی پیدائش پر اظہار تعجب کرتے ہوئے اس کو قانون فطرت کے خلاف قرار دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب ان الفاظ میں دیا "كذلك الله يخلق ما يشاء" اللہ تعالیٰ جس طریقے سے چاہے کسی کو پیدا کرے یہ اس کی مرضی ہے کیونکہ ظاہری اسباب اور قانون فطرت بھی اسی کا ہی پیدا کردہ ہے اور وہ خالق ہونے کے سبب ان کا محتاج نہیں اور وہ جب چاہے قانون فطرت کو بے اثر کرتے ہوئے اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرما کر فطری قوانین کے خلاف کسی کو پیدا فرمادے۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ کسی کام کا فیصلہ کر لیتے ہیں تو وہ کلمہ "کن" فرما کر کسی بھی چیز کو عدم سے وجود میں لے آتے ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰؑ کو کلمہ "کن" کہہ کر بغیر باپ کے پیدا فرمایا۔

آیت مبارکہ سے اخذ شدہ مسائل:

1۔ حضرت مریمؑ کے شرف اور بزرگی کو بیان کیا گیا ہے ان کے ساتھ جبرائیلؑ نے انسان کی شکل میں آکر کلام کیا تھا۔

2۔ حضرت عیسیٰؑ کی عظمت اور مقام بیان ہوا کہ وہ دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے مقرب اور برگزیدہ بندوں میں سے ہوں گے۔

3۔ حضرت عیسیٰؑ کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہوئے بعض اوصاف کو ذکر کیا گیا اللہ تعالیٰ کا مقرب اور برگزیدہ ہونا، گہوارے میں لوگوں سے ہم کلام ہونا، ادھیڑ عمر میں لوگوں سے ہم کلام ہونا وغیرہ۔

4۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے وہ چاہے تو ظاہری اسباب کے بغیر بھی کسی کو اولاد عطا فرمادیں۔ اگر وہ چاہے تو ظاہری اسباب کے باوجود بھی کسی کو کچھ عطا نہ کرے۔ 5۔ حضرت مریمؑ کا خلاف فطرت بچے کی خوشخبری ملنے پر اظہار تعجب ایک فطرتی امر تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس خلاف فطرت خوشخبری میں اپنی قدرت کاملہ کو بیان فرما کر حضرت مریمؑ کے تعجب کو دور فرمایا۔

☆..........☆..........☆

حافظ احمد اللہ کی اہلیہ کا سانحہ ارتحال

مدرسہ خدیجۃ الکبریٰ للبنات نادر آباد کے مدیر اور جماعت اہلحدیث کے معروف عالم دین مولانا حافظ احمد اللہ کی اہلیہ محترمہ گذشتہ جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب کو قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مرحومہ نیک سیرت، دیندار صوم وصلوۃ کی پابند خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی نے نہایت رقت آمیز انداز میں پڑھائی۔ جس میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب گرامی کے علاوہ جماعت کے معروف علماء نے شرکت فرمائی اور مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت فرمائی۔ نماز جنازہ میں شرکت کرنے والوں میں مولانا حافظ عبدالرحمان مدنی، مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی، میاں محمد جمیل مولانا عبدالرشید مجاہد آبادی رانا نصر اللہ خان مولانا صادق کوہائی، قاری حنیف مدنی، قاری فاروق ثاقب دیپالپوری ودیگر علماء نے شرکت فرمائی۔ مرحومہ نے اپنی اولاد کی تربیت پر خاص توجہ دی اور انہیں دینی تعلیم سے روشناس کرایا یہی وجہ ہے کہ آج ان کی اولاد دین حنیف کی خدمت میں مصروف عمل ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

[ادارہ حافظ صاحب کے غم میں برابر کا شریک ہے]

طاہر القادری کے دورہ صحیح مسلم پر ایک نظر

عثمان داؤد سیالکوٹی......تلمیذ شیخ الحدیث مولانا یحییٰ گوندلویؒ قسط:3

کیا طاہر القادری اہل سنت میں سے ہے؟

پھر اس کے علاوہ ہم حنفیہ اور بریلویہ کو بھی چھوڑ کر صرف طاہر القادری کی بات کرتے ہیں کہ کیا وہ اہل سنت میں سے ہے؟ اول تو وہ ایک بدعتی شخص ہے بلکہ بدعت کی پشت پناہی کرنے والا ہے اور اس کے علاوہ پیر عبدالقادر جیلانیؒ اپنی کتاب میں فرماتے ہیں کہ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے اسی طرح کسی بھی اہل قبلہ کے لیے جنت یا جہنم کا فتویٰ نہ دیا جائے، خواہ وہ فرمانبردار ہو یا نافرمان۔[غنیۃ الطالبین ص ۲۰۳]

لیکن قادری صاحب نے جب اپنی سیاسی تحریک ''عوامی تحریک'' کی ڈوبتی ساکھ کو بچانے کے لیے ایک فرضی قاتلانہ حملے کا ڈھونگ رچایا اور جب لوگوں کو اس ڈرامہ کی حقیقت معلوم ہوئی تو قادری صاحب نے ان لوگوں کے لیے الفاظ کچھ یوں تھے۔ ''مجھ پر قاتلانہ حملے کو ڈرامہ کہنے والوں پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہزار بار لعنت......ایسا شخص دجال کذاب یعنی لعنتی اور جہنمی ہے۔(طاہر القادری)

[روزنامہ جنگ لاہور ۸ مئی ۱۹۹۰]

لہٰذا قادری صاحب یہ فتویٰ دے کر اپنے پیر صاحب کی نظروں میں ۱۹، ۲۰ سال قبل ہی اہل سنت سے خارج ہو چکے ہیں۔

طاہر القادری کی علمی خیانت:

طاہر القادری کی علمی خیانتیں اس قدر ہیں کہ اب ہم ان کا احاطہ کرتے کرتے اکتا چکے ہیں شاید قادری صاحب اتنا جھوٹ بولو کہ لوگ سچ سمجھنے لگے، والی پالیسی پر گامزن ہیں۔ قادری صاحب نے ضعیف حدیث کا دفاع کرتے ہوئے حضرت حافظ ابن حجرؒ کی توضیحات کا غلط مطلب نکالا ہے۔ فرماتے ہیں کہ کتاب المصابیح کی چند روایات پر موضوع ہونے کا الزام ایک عالم دین نے لگایا جس کے جواب میں حضرت حافظ نے بڑا مدلل اور مسکت جواب دیا، لیکن قادری صاحب کو اتنا علم نہیں کہ علامہ ابن حجرؒ نے صرف ان احادیث کا دفاع موضوع ہونے کے لحاظ سے کیا ہے۔ نا کہ ضعیف ہونے کے اعتبار سے کیونکہ علامہ ابن حجرؒ نے جو آخر میں خلاصہ کلام نکالا اس میں انہوں نے ۱۸ احادیث میں سے کتنی ہی احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

لیکن قادری صاحب نے یہاں پر بھی اپنے ضعیف و کمزور مسلک کی نمائندگی کی اور شیعوں کی حمایت کا جھنڈا اٹھا لیا کیونکہ ان ۱۸ احادیث میں سے ۱۳ احادیث حضرت علیؓ کے مناقب میں سے تھیں۔ قادری صاحب کو پتہ نہیں کونسا مغالطہ ہے کہ جو شخص حضرت علیؓ کے مناقب کی احادیث کو ضعیف یا موضوع کہہ دے قادری اس کو حضرت علیؓ کا دشمن قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ کوئی مومن اس طرح کی سوچ بھی اپنے ذہن میں نہیں لا سکتا، صرف یہ ہے کہ وہ دین کو دین سمجھتے ہیں اور حضرت علیؓ کا مقصد حیات بھی یہی تھا لیکن قادری سارا دین ہی شیعوں کی خوشنودی میں تلاش کرتے ہیں۔ قادری صاحب نے علامہ ابن حجرؒ کے حوالے سے کئی جھوٹ بولے ہیں۔

جھوٹ نمبر 1:

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی منقبت میں جن تین احادیث پر علامہ قزوینیؒ نے وضع حدیث کا حکم لگایا ان میں سے قادری صاحب نے دو کا تذکرہ کیا ہے ان میں ایک یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے تمام دروازے مسجد نبوی ﷺ کی جانب کھلنے والے بند کروا دیے صرف حضرت علیؓ کا۔ اور دوسری نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں حکمت کا گھر ہوں علی اس کا دروازہ یہ دونوں احادیث امام ترمذی نے روایت کی ہیں ان دونوں احادیث پر امام ابن حجرؒ نے ضعیف کا حکم لگایا ہے۔[اجوبة الحافظ ابن حجر العسقلانی عن احادیث المصابیح ملحقه مشکاة المصابیح ج ۵ ص ۲٤٦١ طبعه مکتبه التوبه ریاض ومکتبه دارابن حزم بیروت]

لیکن جو بات قادری صاحب نے بتائی ہے وہ علامہ ابن حجرؒ نے بھی نہیں کہی۔ قادری صاحب فرماتے ہیں: ان دو احادیث کو بیان کرنے کے بعد امام عسقلانی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ترمذی اور ابن ماجہ نے جب اپنے طریق سے روایت کی تو کہا کہ یہ ''ضعیف'' ہے۔

ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ نے دوسرے طریق سے روایت کی تو اس کو "حسن" کہا پھر اس کے بعد ایک اور طریق سے امام ابوداود، امام ترمذی ابن ماجہ نے روایت کی تو کہا یہ "صحیح" ہے۔

[منہاج القرآن شمارہ دسمبر ۲۰۰۸ ص ۳۸]

قارئین کرام:

علامہ ابن حجرؒ نے جو بات کہی ہے ذرا اس کو ملاحظہ فرمائیں اور پھر قادری کے دجل پر اور امت کے علماء کی قسمت پر ماتم کیجیے۔

علامہ ابن حجرؒ نے ان دو احادیث کے بارے میں تخریج کرنے والے کا نام امام ترمذی بتایا ہے (ملاحظہ فرمائیں مشکاۃ کا صحیفہ مذکورہ) لیکن قادری نے اپنی طرف سے ابن ماجہؒ اور ابوداودؒ کو بھی بیچ میں شامل کر لیا اور نہ ہی علامہ ابن حجرؒ نے اس روایت پر حسن یا صحیح ہونے کا حکم لگایا ہے۔

جو بات علامہ صاحب نے فرمائی وہ ہم گذشتہ سطور میں بیان کر چکے ہیں۔

قطع نظر اس چیز کے کہ یہ روایت صرف ضعیف ہی نہیں بلکہ موضوع بھی ہے جس طرح کہ علامہ البانیؒ نے سلسلۃ الضعیفہ والموضوعہ میں اس روایت اور اس کے تمام طرق واسناد پر مکمل بحث کی ہے۔

[سلسلہ ضعیفہ ج ۷ ص ۵۱۸ تا ۵۳۰ رقم الحدیث: ۲۹۵۵]

جھوٹ نمبر 2:

علامہ ابن حجرؒ نے جن ۱۸ احادیث پر لگنے والے الزام کا دفاع کیا قادری نے اپنے دجل اور فریب کے ذریعہ ان سب کو حضرت علیؓ کی منقبت میں آنی والی حدیث "انا دار الحکمۃ وعلی بابھا" کی ۱۸ سندیں بنا دیا ہے، چنانچہ فرماتے ہیں "المختصر یہ کہ امام عسقلانی اوپر بیان کردہ حدیث کی ۱۸ اسانید اور ان کا حکم (جو مختلف کتب میں ائمہ حدیث نے بیان کیا) ذکر کرنے کے بعد سائل کو فرماتے ہیں کہ میں نے صحاح ستہ آپکے سامنے رکھ دی ہے اور ان سب میں ائمہ صحاح ستہ نے اس حدیث کے مضامین کے کچھ مختلف جگہوں پر مختلف طرق سے روایت کیے ہیں اور ان میں سے ۱۴ طرق امام نسائی کے ہیں اور ۱۶ ابن ماجہ کے ہیں۔ علاوہ ازیں امام احمد بن حنبلؒ، امام خزیمہؒ اور ابن حبان نے اس پر کلام کیا اور امام حاکم نے اسکو اپنی صحیح میں بیان کیا۔ [مجلہ منہاج القرآن شمارہ دسمبر ۲۰۰۸ ص ۳۸]

قارئین موصوف نے یہاں پر ایک ہی عبارت میں کئی جھوٹ بولے ہیں۔

1۔ علامہ ابن حجرؒ نے اس حدیث کی صرف دو اسناد بیان کی ہیں ایک ترمذی کے حوالے سے اور ایک "الاستیعاب لابن عبدالبر" کے حوالے سے۔

2۔ یہ حدیث صحاح ستہ کی صرف ترمذی میں پائی جاتی ہے لیکن موصوف نے جھوٹ سے کام لیتے ہوئے صحاح ستہ کی تمام کتب میں اسکا وجود ظاہر کیا ہے

3۔ ۱۴ طرق امام ترمذی کی جامع میں یہ قادری کی اپنی اختراع شدہ بات ہے، علامہ ابن حجرؒ نے تو کہا تھا کہ ان ۱۸ احادیث میں سے ۱۴ ترمذی کی روایت کردہ ہیں لیکن قادری نے ان ۱۴ روایات کو اس حدیث کی ۱۴ اسناد ہی بنا دیا

4۔ ۱۴ طرق امام نسائی کے ہاں، یہ بھی موصوف کا کالا جھوٹ ہے امام نسائی نے سرے سے اس حدیث کو روایت ہی نہیں کیا۔

5۔ ۱۶ ابن ماجہ کے ہاں، اس کا حال بھی گذشتہ جھوٹ کی طرح ہی ہے۔

6۔ امام احمد بن حنبلؒ اور امام خزیمہؒ اور ابن حبان نے اس روایت پر کلام کیا یا انہیں اس کا علم نہیں، لیکن یہ بات علامہ ابن حجرؒ نے نہیں کی۔ بلکہ جو انہوں نے کہا وہ ملاحظہ فرمائیں۔

وجملة ذلك الها في بعض كتب (السنن) المستة المشهورة اخرج كلهم بعضها، فعند ابي داود منها نصفها، وعند الترمذي منها اربعة عشر، وعند النسائي منها النان، وعند ابن ماجه منها ستة وقد ذكرنا من اخرج بعضها من غير الستة من الائمة، كالامام احمد بن حنبل، وابن خزيمه، وابن حبان، والحاكم في، صحاحهم.

اور اس ساری بحث کا خلاصہ کلام یہ ہے کہ ۱۸ احادیث کا صحاح ستہ کی سنن میں پائی جاتی ہیں، ان سنن میں سے ہر ایک نے ان کو روایت کیا ہے پس ابوداود نے نصف (9) اور ترمذی کے ہاں ۱۴ نسائی کے ہاں ۲ اور ابن ماجہ کے ہاں ۶ اور تحقیق ہم نے ان ائمہ کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ جنہوں نے صحاح ستہ کے علاوہ ان احادیث کو روایت کیا ہے مثلاً امام احمد، ابن خزیمہ، ابن حبان اور حاکم اپنی اپنی صحاح میں (رسالہ اجوبۃ الحافظ حجرؒ عسقلانی عن احادیث المصابیح ملحقہ مشکاۃ المصابیح ج ۵ ص ۲۴۶۱ نسخہ ہندیہ طبعہ مذکورہ) موصوف نے "کالامام" کو کلام بنا دیا ہے اور اسی طرح دجل سے کام لیتے ہوئے علامہ حجرؒ کے خلاصہ کلام کو "انا دار الحکمۃ وعلی بابھا" والی حدیث سے جوڑ دیا۔ ہم صرف اتنی بات جانتے ہیں کہ قادری نے علامہ ابن حجرؒ پر جھوٹ در جھوٹ بول کر ان کی روح تک کو تڑپا دیا ہے۔

ضعیف+ضعیف:

اب ہم اس اصل بات کی طرف آتے ہیں جس کے لیے قادری صاحب

نے علامہ ابن حجر کا سہارا لیا۔ وہ یہ کہ ضعیف کے ساتھ جب ضعیف مل جائے تو وہ حدیث حسن کا درجہ پکڑ لیتی ہے۔ لیکن یہ بات علماء کے مابین مختلف فیہ ہے۔ متساہل قسم کے علماء کہتے ہیں کہ ضعیف کی متابعت میں اگر ضعیف مل جائے تو وہ ایک دوسرے کو قوی کر دیتی ہیں لیکن جو لوگ صحیح معنوں میں قرآن وحدیث کا دفاع کرنا جانتے ہیں ان کے نزدیک ضعیف حدیث ضعیف ہی ہوتی ہے، چاہے اس کے کتنے طرق مل جائیں بشرط کہ وہ بھی ضعیف ہوں۔ کیونکہ آج کل کے بدعتیوں کو اگر تھوڑی سی بھی چھوٹ دے دی جائے تو وہ ایک بدعت کا دریا بہا دیتے ہیں اور پھر ائمہ کے ان مسلمہ اصولوں کو جو کہ بدعتیوں کے لیے نہیں بلکہ صراط مستقیم پانے والوں کے لیے بنائے گئے تھے ان کو مروڑ تروڑ کر اپنے حق میں کرنے کی سعی لا حاصل کرتے رہتے ہیں۔ لہٰذا انہی علماء کا مؤقف درست ہے جو ضعیف کو ضعیف ہی سمجھتے ہیں۔ چاہے وہ اس کے طرق کتنی ہی مقدار میں ہو جائیں

اور پھر قوی حجت صحیح احادیث ہیں اگر ان سے دین مکمل نہ ہوتا تو ضعیف سے دلیل پکڑنا کوئی معنی بھی رکھتا ہے۔ لیکن اگر دین میں کوئی کمی نہیں ہوتی تو پھر سورج کے ہوتے ہوئے کوئی چراغ کی روشنی سے کیوں فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ امام نوویؒ اس حقیقت کو مزید آشکار کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”واعلم انه يدخل فى المتابعات والا ستشهاد رواية بعض الضعفاء ولا يصح لذلك ضعيف، وانما يفعلون هذا الكون التابع لااعتماد عليه“

اور جان لو متابعات اور شواہد کے باب میں چند ضعیف راویوں کی روایات بھی شامل ہو چکی ہیں اور یہ ہر ضعیف راوی کی وجہ سے درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ وہ یہ سب کچھ متابعت کے لیے کرتے ہیں، اس پر کوئی اعتماد نہیں

[مقدمہ شرح مسلم ص ۳۸ ج ۱ ط دار الخیر بیروت] (جاری ہے)

تجارت (دوکانداری) کے اسلامی اصول

مسلمان کی تجارت (دوکانداری) عبادت ہے بشرط کہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو۔

1۔ فرمان الٰہی ہے۔ ”وہ ایسے آدمی ہیں جن کو تجارت، خرید و فروخت، اللہ کے ذکر، نماز کے قائم کرنے اور ادائیگی زکوۃ سے غافل نہیں کرتی“ [سورۃ نور: ۳۷]

2۔ فرمان رسول ﷺ ہے۔ ”سچا، امانت دار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہیدوں کا ساتھی ہوگا۔“ [ترمذی شریف]

3۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے۔ احسان جتلانے والا، ازار ٹخنے سے نیچے رکھنے والا اور سودا جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والا ان کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں ڈالیں گے۔ [ترمذی شریف]

4۔ دین خیر خواہی کا نام ہے اس لیے خریدار اور دوکاندار کو دھوکہ فریب، جھوٹ سے بچنا چاہیے۔

5۔ سودا دینے اور لینے والوں کو جدا ہونے سے پہلے معاملہ ختم کرنے کا اختیار ہے پس اگر سچ بولیں اور عیب کو بتا دیں تو اس تجارت میں برکت ہوگی۔ اگر عیب چھپا کر جھوٹ بولیں تو اس میں برکت ختم ہو جائے گی۔ [بخاری: کتاب البیوع]

6۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے تاجرو! معاملات میں جھوٹ اور فضول باتیں شامل ہو جاتی ہیں اس لیے صدقہ کیا کرو، حرام کمائی سے صدقہ قبول نہیں۔

7۔ حرام چیزوں کی خرید و فروخت منع ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہود پر اللہ کی لعنت ہو ان پر مردار کی چربی حرام کی گئی مگر انہوں نے اسکو پگلا کر فروخت کرنا شروع کر دیا

8۔ ذخیرہ اندوزی زیادہ منافع کے لالچ میں کرنا باعث لعنت ہے آپ ﷺ نے فرمایا زیادہ کے لالچ میں ذخیرہ کرنے والا لعنتی ہے۔ [بخاری شریف]

9۔ کوئی کسی سے لین دین کر رہا ہو اس کو روکنے کے لیے قیمت بڑھانا گھٹانا منع ہے۔ [بخاری]

10۔ لین دین کے معاملے میں اخلاق اور تحمل رحمت کا باعث ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اس آدمی پر رحمت فرمائے جو بیچتے اور خریدتے اور وصول کرتے وقت نرم رویہ رکھے

11۔ خریدی چیز کو واپس کر لینا بھی ایک نیکی ہے اسلئے اسکو بوجھ نہیں محسوس کرنا چاہیے آپ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان کا سودا واپس لے اللہ تعالیٰ اسکی خطا معاف کریگا

12۔ ناپ تول میں کمی باعث عذاب ہے آپ ﷺ نے فرمایا جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے وہ قحط سالی مشقت اور حکمرانوں کے ظلم کا شکار ہو جاتی ہے۔

13۔ آپ ﷺ نے فرمایا قسم سے سودا تو بکتا ہے مگر برکت ختم ہو جاتی ہے۔

14۔ سودی کاروبار یہ اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ ہے سود کا سب سے ہلکا گناہ اپنی ماں سے زنا کرنے کے برابر ہے اس لیے سود لینا دینا اور لکھنا منع ہے۔

15۔ لین دین کا معاملہ واضح ہونا چاہیے خریدار کو دھوکہ میں رکھنا منع ہے۔

[طالب دعا: عمران نذیر، متعلم جامعہ اہلحدیث لاہور]

شادی خانہ آبادی

محمد اسحاق ناظم .... مدرسہ ضیاء القرآن بستی لال شاہ

شادی خانہ آبادی کس لیے کی جاتی ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے گھروں کو آباد کرنے کی توفیق دے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کو نظرانداز کرنے کی ہمت دے، ورنہ بھی باتیں پہاڑ معلوم ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے جو حقوق خاوند کے رکھے ہیں عورت کو چاہیے وہ ادا کرے اور مرد کو بھی چاہیے کہ عورت کے جو حقوق اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائے ہیں ان کی پاسداری کرے مرد اور عورت اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کرنے سے ہی خاوند اور بیوی کا درجہ حاصل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت کے لیے اور عورت کو مرد کے لیے تحفہ بنادیا ہے۔ ورنہ دنیا میں آپ کو ایسے ہزاروں لوگ نظر آئیں گے جو اکیلے ہوں گے کسی مرد کی عورت نہیں اور کسی عورت کا خاوند نہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ جس نے سب سے پہلے ہمیں مسلمان بنایا پھر خوبصورت اور خوب سیرت بیوی اور چاند جیسی اولاد کی نعمت سے نوازا۔ گھریلو زندگی زوجین کے اتحاد سے پرسکون بنتی ہے، شادی گھر بسانے کے لیے کی جاتی ہے اگر میاں بیوی آپس میں جھگڑنے اور ضد بازی پر اڑ جانے کی بجائے درگزر اور ایثار کا رویہ اپنائیں تو گھر خوشیوں کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ انسان کی بقاء کے لیے قانون فطرت معروف العمل ہے اسکی بنیاد ''محبت'' جیسے پاکیزہ جذبے پر رکھی گئی ہے، دین اسلام میں دونوں کو آپس میں جوڑنے اور باہمی ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے شادی جیسا مقدس رشتہ موجود ہے، شادی ایک ایسا مذہبی فریضہ ہے جس کے سبب ایک صحیح اور مکمل خاندان، گھر اور معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

یوں بھی زندگی ایک سفر کی مانند ہے، میاں بیوی اس سفر کے ایسے ساتھی ہیں جن کا راستہ ایک، منزل بھی ایک اگر ان کے درمیان مکمل ہم آہنگی اور جذبہ محبت موجود ہو تو یہ سفر نہایت آرام اور سکون سے کٹ سکتا ہے۔ ویسے دو روحیں جب نکاح جیسے پاک بندھن میں بندھتی ہیں تو پھر ان کی یکجائی خاندانی اکائی کو جنم دیتی ہے یہی اکائی آگے جا کر بہتر گھر اور صالح معاشرے کی صورت میں ڈھلتی ہے۔ گویا بہترین گھر اور صالح معاشرہ کی تعمیر کے لیے خاندان کی اکائی مضبوطی اور خوبصورتی نہایت ضروری ہے یوں سمجھیے کہ پرسکون گھر اور معاشرہ پرسکون ازدواجی زندگی سے مشروط ہے۔ کوئی بھی لڑکی شادی اس لیے نہیں کرتی کہ اسے آباد نہ کیا جائے جب گھر کا ماحول نہ خوشگوار ہو تو زندگی کا سکون درہم برہم ہو جاتا ہے مگر ایسا ہونا درست نہیں۔ چنانچہ انسانی زندگی میں ایک ایسا وقت بھی آتا ہے کہ جب مرد و عورت ایک دوسرے کے سخت محتاج ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی ضرورت بن جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس ضرورت کو نہایت لطیف انداز میں بیان فرمایا ہے: ارشاد ربانی ہے:

هو الذی خلقکم من نفس واحدة وجعل منها زوجها لیسکن الیها۔ "(الاعراف: ۱۸۹) ''وہی تو ہے جس نے تمہیں ایک شخص سے پیدا کیا اور اس سے اس کا ایک ایک جوڑا تخلیق فرمایا تاکہ وہ اس سے راحت حاصل کرے اور دوسری جگہ فرمایا کہ وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔'' یہاں اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کی احتیاج اور ضرورت کو لباس سے تعبیر کیا ہے، کہ جس طرح انسان کو ہر موسم میں کپڑے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس سے زیب و زینت اختیار کرتا ہے اسی طرح مرد و عورت کو ایک دوسرے کی ضرورت ہوتی ہے اور کوئی بھی ایک دوسرے سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ اس لیے چاہیے کہ دونوں ایک دوسرے کی ضرورت بن کر زندگی گزاریں نہ کہ ایک دوسرے سے بے نیاز ہو کر۔

قرآن کریم کی ان آیات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس طرح لباس انسان کے جسم سے جدا نہیں ہوتا اور پوری زندگی اس کو لباس کی ضرورت ہوتی ہے اس طرح ایک شوہر کو بیوی کی اور بیوی کو شوہر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے بیوی کو شوہر کے ساتھ اور شوہر کو بیوی کے ساتھ مخلصانہ اور ہمدردانہ تعلق قائم رکھنا چاہیے۔ اس لیے کہ محبت کی آنکھیں عیب کو چھپاتی ہیں اور چشم پوشی کرتی ہیں جبکہ نفرت کی آنکھیں برائیوں کو تلاش کرتی ہیں اور اس کو ظاہر کرتی ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے زوجین کے دل میں ایک دوسرے سے محبت اور جذبہ رحمت پیدا فرما دیا ہے تاکہ ان کی زندگی خوشگوار ہو۔

<u>خوشگوار ازدواجی زندگی کے اصول:</u>

1۔ دن کا تھکا ہارا شوہر جب گھر داخل ہو تو اسکا استقبال نہایت خوبصورت اور بھرپور مسکراہٹ اور سلام سے کریں اس وجہ سے مرد کی سارے دن کی تھکن فوراً ختم ہو جائے گی اور وہ اپنے آپ کو ایک دم تازہ محسوس کرے گا

کوشش کریں کہ شوہر کی آمد سے پہلے گھر کی صفائی ہو، لباس صاف ستھرا ہو اور ہلکا پھلکا تیار ہوں اور بچوں کو بھی صاف ستھرا رکھیں اس طرح کرنے سے گھر کے ماحول میں خوشگواری رچی بسی رہے گی۔

2۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، اگر شوہر کی آمدنی کم ہو تو اس بات کا طعنہ کبھی نہ دیں، بلکہ ایسے مرحلہ میں اس کا ساتھ دیں، ایسے حالات میں کفائیت شعاری سے کام لیں ناشکرگزاری نہ کریں، کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ میں نے دوزخ میں عورتوں کو سب سے زیادہ دیکھا ہے وجہ پوچھنے پر بتایا کہ خاوندوں کی ناشکری کی وجہ سے۔

3۔ اپنے غصے کو قابو میں رکھیں، کیونکہ زیادہ تر اختلافات بے ہنگم غصہ کی وجہ سے ہوتے ہیں اگر شوہر غصہ میں ہو تو خاموش رہیں کچھ وقت گزرنے کے بعد اچھے طریقے سے اپنی بات بیان کریں تاکہ وہ آپ کے موقف کو اچھی طرح سمجھ سکے، اس طرح بات کبھی نہیں بڑھے گی بلکہ خاوند کے دل میں آپ کی محبت اور عزت بڑھے گی۔

4۔ اپنے سسرالی رشتہ دار کی عزت دل سے کریں اور ان کو اپنے والدین بہن بھائیوں کا رتبہ دیں ان کی کوئی بات میکے پیش نہ کریں بلکہ میاں بیوی میں کوئی اختلاف ہو جائے تو آپس میں حل کرلیا کریں بیچ میں نہ ساس کو ڈالیں نہ ماں کو۔ بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے جب تیسرا فریق دو کے درمیان آتا ہے تو بات سنوارنے کی بجائے بگڑ جاتی ہے، بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے درمیان کوئی تیسرا ہو جو ان کو سمجھائے یہ غلط ہے کیونکہ کوئی مرد یہ پسند نہیں کرتا کہ میری ساس یا سسر یا ماموں یا سالا سالی ہمارے درمیان میں آئے اور اس طرح عورت بھی پسند نہیں کرتی کہ ہمارے معاملے میں کوئی تیسرا آدمی دخل اندازی کرے وہ دونوں تیسرے فرد کے آنے سے اپنی عزت کو مجروح سمجھتے ہیں لیکن اس بات کا کوئی کوئی دھیان رکھتا ہے۔

5۔ کوشش کیجیے کہ خاوند کی اجازت کے بغیر کہیں باہر نہ جائیں، کیونکہ اس طرح تعلقات میں بداعتمادی کی فضا پیدا ہو جاتی ہے بہتر ہے کہ ایک دوسرے کو ہر بات سے آگاہ رکھا جائے تاکہ رشتے میں مضبوطی اور اعتماد پیدا ہو۔ 6۔ جس طرح بیویوں کے لیے کچھ باتیں اہم ہیں اسی طرح خاوند کے لیے بھی چند باتیں اہم ضروری ہیں تاکہ ماحول خوشگوار رہے۔

1۔ اپنے لہجے کو شیریں بنائیں آپ کا شیریں لہجہ بیوی کے دل میں محبت پیدا کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے نیز بیوی کی خدمات کو سراہیں اس کے کاموں کی تعریف کریں ہر کام میں نقص نہ نکالیں بلکہ غلطی ہونے پر اطمینان سے سمجھائیں، کیونکہ پیار سے سنگ دل کو بھی رام کیا جاسکتا ہے۔

2۔ بلاوجہ بیوی پر تنقید نہ کریں، اپنی خوشی غمی میں اس کو پیچھے نہ چھوڑیں یہ آپ کی بیوی ہی نہیں بلکہ بہترین ساتھی بھی ہے اس لیے اپنی بیوی کی قدر کیجیے اور اس کو عزت کی نگاہ سے دیکھیے، چند ایک چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھا جائے تو گھر جنت کا نمونہ بن جاتا ہے۔

3۔ مردوں کو چاہیے کہ اگر وہ اپنی بیوی کو کوئی بات سمجھانے لگیں، تو اس کو علیحدگی میں سمجھائیں تاکہ وہ جلدی اپنے خاوند کی بات کو سمجھ سکے، اکثر مردوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بھری محفل میں ڈانٹ دیتے ہیں جس سے معاملہ بگڑ جاتا ہے۔

حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے اگر کسی کو سمجھانا ہوتا تو علیحدگی میں سمجھاتے یا اگر محفل میں سمجھانے کی بات ہوتی تو نام نہ لیتے بلکہ آپ ﷺ فرماتے کہ فلاں نے ایسا کیا، فلاں نے ایسا کیا یہ ہے نبی کریم ﷺ کے سمجھانے کا طریقہ۔ مگر ہمارا کیا طریقہ ہے کہ کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جائے کہ اس کی بے عزتی نہ ہو۔ بلکہ پالان بنتے ہیں، پروگرام بنتے ہیں کہ اس کو اپنے والدین کے سامنے یا بہن بھائیوں کے سامنے یا ساس موقع ڈھونڈتی ہے کہ اس کو اپنے بچوں کے سامنے جس میں بیٹی یا بیٹا یا داماد یا بہو سب شامل ہوں کسی بات پر ڈانٹوں یا کسی غلط فہمی کی وجہ سے ہی زجر و توبیخ کروں آپ خود سوچیں کہ ایسا کرنا کون سا اچھا طریقہ ہے۔

بعض مائیں یا ساسیں ایسا کرتی ہیں کہ اپنی بیٹی کی بے جا طرف داری کرتی ہیں اور، بہو کو ذلیل وحقیر سمجھتی ہیں بلکہ اس کی سچی بات کو بھی بیٹی کے مقابلہ میں جھوٹا سمجھتی ہیں وہ سمجھتی ہے کہ میری بیٹی ہی سچی ہے باقی تمام کائنات جھوٹی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کوئی بہو ساس کو پسند نہیں کرتی بلکہ یہ دعا کرتی ہے کہ یا اللہ ہمیں ان سے دور لے جا یا ان کو ہم سے دور کر دے آخر یہ الفاظ کہنے کی نوبت کیوں آتی ہے؟ بلکہ بعض مرد اپنے والدین اور بہن بھائیوں کے سامنے بیوی کو ذلیل و کمتر سمجھتے ہیں اگر ماں نے کہہ دیا کہ میری بیٹی سچی ہے تو خاوند نے آنکھیں بند کر کے سمجھ لیا کہ واقعی میری بہن سچی ہے ایسا کیوں ہے؟ آخر عورت بھی تو کسی کی ماں، بہن، بیٹی ہے اللہ کی قسم! اگر میرے نبی ﷺ کی سنت نہ ہوتی تو کوئی ماں، باپ، بہن بھائی اپنی لخت جگر، اپنی لاڈلی بیٹی کو ایسے ظالموں کے حوالے نہ کرتے لیکن ہم مجبور ہیں کیونکہ یہ میرے نبی ﷺ کی سنت ہے۔ خدارا اب تو انصاف کرنا شروع کر دو کیوں، بہوؤں کی بددعا لیتے ہو اب تو اس کو بیٹی سمجھو اس کو پورے حقوق دو کیوں آئے روز بیٹیاں طلاق نامہ لے کر والدین کی دہلیز پر آجاتی ہیں؟ کیوں ان کو آگ لگادی جاتی ہے؟ تاکہ ہمارے عیب دنیا پر ظاہر نہ ہوں، ہمارا رب تو وہ ہے جو "عالم الغیب والشہادۃ" چھپی ہوئی اور ظاہر سب کو جانتا ہے وہ اللہ تو یہ بھی جانتا ہے کہ تم کتنے پانی

میں ہو؟ بیٹیاں، بہو آئے روز کیوں ظلم وستم کا شکار ہوتی ہیں؟ صرف اس لیے کہ ہم انصاف سے نہیں چلتے ہم اپنے کانوں اور آنکھوں کو بند کر کے لوگوں کے فیصلوں پر چلتے ہیں اللہ کے بندو! ہمارے نبی ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ لوگوں کے کہنے پر اندھا دھند اعتماد نہ کرو اور وہ بیویاں جو تمہاری ذات کے لیے اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر آئیں ہیں کیا ان کی محبت تمہارے دلوں میں بالکل نہیں؟ پھر خود بتایئے کہ اگر گھر اس طرح بنتے ہیں تو پھر یہ گھر نہ ہوا قید خانہ ہوا۔

گھر تو وہ ہوتا ہے کہ ہر طرف خوشیوں کا سماں ہو! جس میں ہنستی مسکراتی جیتی جاگتی زندگی کا نمونہ ہو اگر گھروں کو ایسے نہ سنوارا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ گھر جنت سماں پیدا نہ کریں مگر کوئی بنانے والا تو ہو، اس کو خوشیوں سے سجانے والا تو ہو، یہ ضروری نہیں کہ یہ ساری باتیں سسرال کے لیے ہیں بلکہ یہ میکے والوں کے لیے بھی ہیں آخر وہ بھی تو بہو لاتے ہیں بلکہ ہر اسکے لیے جو بہوئیں لاتا ہے اور بیٹیاں بھیجتا ہے بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کو پسند نہیں کرتا اس کی یہ بات غلط ہے، فلاں نقص، فلاں خامی ہے، لیکن جب مطلب آتا ہے تو وہی انسان اچھا وہی بچے اچھے وہی بہو اچھی لگتی ہے کیا یہ مطلب پرستی نہیں تو اور کیا؟ ہاں واقعی یہ دنیا مطلب پرست ہے، کسی کو دو گے تو خوش ہے، پکا کردو، دھو کردو، کما کردو، پھر بھی ناخوش، پھر بھی مطلب پرست حالانکہ ہر قسم کا اجر میرے اللہ کے پاس ہے۔ جہاں ساس تیز ہے وہاں بعض دفعہ بہو تیز مل جاتی ہے جس سے گھر کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے ساس اپنی منوانے کی کوشش کرتی ہے اور بہو اپنی منوانے کی کوشش کرتی ہے کئی ایسی بہوئیں ہوتی ہیں جو آگے سے بولنا، بدتمیزی کرنا، خاوند کی قدر نہ کرنا، ساس کو ماں نہ سمجھنا اس کی خدمت نہ کرنا وغیرہ جیسے کام کرتی ہیں پھر کہتی ہیں کہ ہمارے بہو اچھی نہیں اس لیے بہو کو بھی ایسا تیز نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی ساس کو۔

پھر جب بہو ساس کی نہیں بنتی تو ساس بیٹے کو پکڑ لیتی ہے اس کے آگے دو آنسو بہاتی ہے۔ جس سے بیٹا ایسا ہو جاتا ہے کہ بس میری ماں جیسا بے قصور کوئی نہیں۔ ہمیں اپنی تمام زندگی قرآن وحدیث کے مطابق گزارنی چاہیے اور انصاف سے چلنا چاہیے ماں کی خدمت بھی کریں اس کا احترام بھی کریں مگر اپنی بیوی کے حقوق کا بھی خیال رکھیں۔ گھر میں بھی رسول اللہ ﷺ کی طرح وقت دیں۔ اپنے بچوں کی تربیت کریں گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹائیں، سودا سلف ضروریات زندگی گھر میں خود لا کر دیں تا کہ بیوی کو باہر سے کوئی چیز لانے کی زحمت نہ گوارا کرنی پڑے۔

اللہ کے بندو! یہ بھی تو سوچو! مکان تو ہاتھوں سے بن جاتے ہیں مگر گھر ہمیشہ دلوں کے خلوص سے بنتا ہے جب میاں بیوی قریب ہوتے ہیں تو ان کی آپس میں لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں اگر اسی حالت میں عورت یا مرد فوت ہو جائے تو دونوں ایک دوسرے کو یاد کرتے ہیں بیوی ساری زندگی خاوند کے لیے روتی ہے کہ میرا خاوند اتنا اچھا تھا ایسا تھا ویسا تھا۔ خاوند اپنی بیوی کے گیت گاتا ہے کہ میری بیوی کتنی اچھی تھی، میں نے اس کی قدر نہ کی۔ ہمیں چاہیے کہ اپنا گھر آباد کرنے کی غرض سے ایک دوسرے کی زندگی میں قدر کریں اپنے والدین کی عزت کی خاطر اور اپنے بچوں کی تربیت کی خاطر عفو ودرگزر اور افہام وتفہیم سے کام لیں۔ اگر خاوند ناراض ہو جائے تو بیوی کو چاہیے کہ وہ خود ہی اپنے خاوند کی خدمت کر کے اسے خوش کرے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اسکی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ اگر بیوی ناراض ہو جائے تو خاوند کو چاہیے کہ وہ بھی اپنے بیوی کو خوش کرے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے اچھا ہے۔ "خیر کم خیر کم لاھلہ" [الحدیث]

ایک بات یاد رکھیں کہ اینٹ کو اینٹ سے ملانے کیلیے سیمنٹ کی ضرورت ہوتی ہے لکڑی کو لکڑی سے ملانے کے لیے کیل کی ضرورت ہوتی ہے کاغذ کو کاغذ سے ملانے کے لیے گوند کی ضرورت ہوتی ہے لیکن دو دلوں کو ملانے کے لیے اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے ظاہری تدبیر خاوند بیوی کی طرف سے جائز کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ ملائم الفاظ کہنا مثلاً جی ہاں، اچھا، آئندہ نہیں ہوگا، آپ درست کہہ رہے ہیں، مجھے آپ کی بات بہت اچھی لگتی ہے اور باطنی تدبیر! دونوں میاں بیوی اللہ تعالیٰ سے ایک دوسرے کے لیے دل سے دعائیں کریں اور ایک دوسرے کو معاف کر کے اپنے حالات سے مجبور سمجھ کر بے قصوری سمجھیں۔ اس کی غلطیوں پر دل میں اس کے خلاف اٹھنے والے نفرت کے جذبات کو پیار، محبت، شفقت ورحمت کی تھپکی دے کر سلا دیں اور گھر میں عافیت اور سلامتی کے لیے یہ دعا پڑھا کریں۔

ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما" [الفرقان: ۷۴] اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہیں کہ ہمیں عفو ودرگزر کی توفیق بخشے، اور ناراض جوڑوں کو صلح کی توفیق دے، اس مضمون کو پڑھنے والے حضرات سے درخواست ہے کہ ناراض اور روٹھے ہوئے جوڑوں کو ملانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

☆.........☆.........☆

جماعت اہلحدیث پاکستان کی مجلس شوریٰ و عاملہ کے اجلاس کی کاروائی

(مولانا) عبداللطیف حلیم

28 مارچ 2010ء بروز اتوار جماعت اہل حدیث پاکستان کی مجلس شوریٰ و عاملہ کا مشترکہ اجلاس زیر صدارت شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی منعقد ہوا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد جابر حسین مدنی فاضل جامعہ اسلامیہ (مدینہ المنورہ) نے ادا کیے۔ تلاوت کلام پاک قاری محمد اسحق میر محمدی مدرس جامعہ اہل حدیث نے کی۔ اس کے بعد شوریٰ سے شوریٰ تک کی کاروائی پیش کرنے کے لیے مناظر اسلام مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی مرکزی سیکرٹری اطلاعات جماعت اہلحدیث پاکستان کو دعوت دی گئی۔ "خطبہ کے بعد" انہوں نے فرمایا کہ ملکی اور بین الاقوامی حالات بہت مایوس کن ہو چکے ہیں ان حالات میں کلمۂ حق کہنا بھی انتہائی مشکل کام ہے لیکن یہ شرف اللہ تعالیٰ نے جماعت اہلحدیث کو دیا ہے کہ حالات جیسے بھی ہوں لیکن اہلحدیث قیادت ہمیشہ کلمۂ حق کہتی ہے اور کہتی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم تمام اہلحدیث تنظیموں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنے پلیٹ فارم پر کام کرتے ہوئے دعوتی میدان میں بھی جمع ہو جائیں۔ کیونکہ درحقیقت جماعت اہلحدیث ایک خالصتاً دعوتی جماعت ہے اس لیے دعوتی میدان میں انہیں اتفاق اور اتحاد کا درس دینا چاہیے نتیجتاً یہ بات سیاسی میدان میں اہلحدیثوں کے لیے بہت مفید ثابت ہوگی اور انہوں نے کہا ہم تنظیمی وابستگی سے بالاتر ہو کر بلاامتیاز تمام اہل حدیث افراد کی عزت واحترام کرتے ہیں جو مسلک اہلحدیث کی اشاعت کے لیے محنت کرتا ہے۔

کارکردگی رپورٹ برائے سال 2009 پیش خدمت ہے

خصوصی کارکردگی: ☆ پاکستان کے دینی مدارس میں رائج تعلیمی نظام اور مدارس کے کردار کی وضاحت کے لیے جماعت کی جانب سے 31 مارچ 2009 کو امریکی پرنسپل آفیسر لاہور مسٹر برائن ڈی ہنٹ کو لاہور ہوٹل میں ظہرانے پر مدعو کیا گیا اور ان کو جماعت اہلحدیث اور اس کے تحت چلنے والے تمام دینی مدارس کے متعلق بریفنگ دی گئی اور دینی مدارس کے حوالہ سے تمام اشکالات کو بڑے احسن انداز سے دور کیا گیا۔

☆ متاثرین سوات، مالاکنڈ اور باجوڑ میں 2009 کو ایک خطیر رقم مولانا ثناء اللہ خان امیر صوبہ سرحد جماعت اہلحدیث کی رہائش گاہ پر جماعت کے مرکزی سیکرٹری سیاسیات محمد شہزاد کی نگرانی میں تقسیم کی گئی۔ اس موقع سیکرٹری جنرل صوبہ سرحد حافظ محمد ادریس خلیل اور دیگر معززین بھی موجود تھے اور حضرت الامیر حافظ عبدالغفار روپڑی حفظہ اللہ کی طرف سے ہر مشکل وقت میں اپنے بھائیوں سے تعاون کی یقین دہانی کرائی گئی۔

☆ ماہ اگست میں حضرت الامیر کی قیادت میں جماعت اہلحدیث کے مرکزی اور صوبائی رہنماؤں کے وفد کی سعودی عرب کے سفیر سے ملاقات کی گئی جس میں امت مسلمہ کو پیش آمدہ مسائل زیر بحث رہے۔

عمومی کارکردگی: اسلامی سزاؤں کے خلاف ہونے والے مظاہروں کی مذمت کے لیے 10 اپریل 2009 کو مرکزی سطح پر اجلاس بلایا گیا اور جماعت کی طرف سے مختلف شہروں میں مظاہرے کیے گئے۔ جس میں مرکز کے تمام عہدیداران نے بھرپور شرکت کی۔ 18 اپریل 2009 میں جماعت کی مرکزی کابینہ کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا جس میں ڈرون حملوں کی مذمت اور انہیں روکنے کے مطالبے کے ساتھ ان حملوں کو دہشت گردی کا سبب قرار دیا گیا۔ ☆ 28 اپریل 2009 کو حضرت الامیر کی صدارت میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں معاہدہ نظام عدل سوات زیر بحث رہا اور جماعتی مؤقف پیش کیا گیا۔ ☆ 10 دسمبر 2009 کو جنگ فورم کی جانب سے ایک سیمنار میں راقم نے شرکت کی جو کہ دہشت گردی کے خلاف اسلام اور علماء کا کردار کے موضوع پر تھا وہاں خطاب کرتے ہوئے اس بات کو واضح کیا کہ اسلام ایک امن پسند مذہب ہے جو دہشت گردی کی کسی قیمت میں بھی اجازت نہیں دیتا۔ 5 فروری 2010 کو یکجہتی کشمیر کے سلسلہ میں پریس کلب لاہور کے سامنے مظاہرہ کرتے ہوئے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا اور پاکستان کی سیاست کا جز لاینفک قرار دیا گیا۔

اس کے بعد جماعت اہلحدیث گوجرانوالہ کے ناظم اعلیٰ جناب مولانا سلیمان شاکر کو دعوت خطاب دی گئی انہوں نے شوریٰ سے شوریٰ تک کاروائی کے بارے میں چند کلمات کہے اور گوجرانوالہ میں جماعت کی تبلیغی سیاسی سرگرمیوں کا اظہار کیا اور یہ بھی کہا کہ تمام اہلحدیثوں کو تعصب ختم کر کے آپس میں مل بیٹھنے کی ضرورت ہے پھر مولانا بلال احمد امیر ضلع

لاہور کودعوت دی گئی توانہوں نے کہا کہ دین اسلام اوراس کا فہم اللہ کی نعمت ہے اوراس پر عمل کرنا بھی اللہ کا بہت بڑا احسان ہے اللہ ہر نعمت اور احسان کے بارے میں سوال ضرور کریں گے ہمیں ذاتی مفاد سے ہٹ کر اور اسلام اور جماعت کے لیے بھی وقت نکالنا چاہیے اور جس قدر ممکن ہو توانسانیت کو تاریکی سے نکال کر نور ہدایت کی طرف لانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

مولانا عمران ناصر کو دعوت دی گئی توانہوں نے کہا کہ ہم نے مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی سے نہایت قیمتی باتوں کو سنا۔ آج ہمی کو جتنے چیلنجز کا سامنا ہے اور سب کا حل کتاب وسنت میں ہے ہم " کنتم خیر امة اخر جت للناس " کا فریضہ پورا کریں کیونکہ ہماری جماعت حقیقت میں ایک دعوتی جماعت ہے۔ کوئی فیضان سنت اٹھائے پھرتا ہے کوئی فضائل اعمال لیے پھرتا ہے ہم نے کتاب وسنت کی دعوت کو عام کرنا ہے آخر ہم اس فریضے سے کیوں اتنے پیچھے ہیں؟ وار برٹن میں ایک سکھ نے مولانا حافظ عبدالوارث کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اگر ہم اس طرح صدق دل سے دعوت کا کام کرتے رہیں تو اسلام بہت تیزی سے پھیل سکتا ہے۔

مولانا عبدالرشید عراقی نے برصغیر میں شاہ ولی اللہ محدث اور ان کے خاندان اور علماء اہلحدیث کا تاریخی اوراق سے نہایت اختصار کے ساتھ تعارف کروایا۔ مولانا صدیق آف سرگودھا کے جانشین اوران کے بیٹے عبادالسلام کو دعوت دی گئی انہوں نے اپنا وقت مولانا عبداللطیف کو دے دیا انہوں نے جماعت کے قائدین کے سامنے چند باتیں بطور سوال پیش کر کے اکابرین کا توجہ ان امور کی طرف مبذول کروائی۔ مولانا محمد زکریا بن مولانا محمد اسحٰق نے جماعت اہلحدیث کا ہر میدان میں ساتھ دینے کا اظہار کیا۔

مولانا امین امیر جماعت اہلحدیث صوبہ بلوچستان کو دعوت دی گئی توانہوں نے بلوچستان کے موجودہ حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں جہالت کی بنیاد قرار دیا اور کہا لسانی، قومی اور علاقائی اختلافات کا حل صرف کتاب وسنت میں ہے ان کے بعد مولانا شریف حصاروی نائب امیر جماعت اہلحدیث کراچی کو دعوت خطاب دی گئی انہوں نے کہا کہ کلمہ توحید الوہیت کو بیان کرنے کے لیے انبیاء کو بھیجا گیا۔ بعد میں مولانا محمد حنیف آف چوکی اسٹیج پر تشریف لائے انہوں نے غزنوی اور روپڑی خاندان کا مفصل تذکرہ کیا۔ حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ اوران کے بھتیجے سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کی زندگی سے چند واقعات بیان کر کے مجمع کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ ان کے بعد حافظ رفیق طاہر ناظم تبلیغ جماعت اہل حدیث پاکستان کو دعوت دی انہوں نے تبلیغ اور نصیحت کرنے کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد میں مولانا حنیف بھٹی آف جڑانوالہ نے شوریٰ اجلاس کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کا نشانہ مذہبی جماعتیں ہیں، حکومت چاہتی ہے کہ مذہبی جماعتوں کو آپس میں لڑا کر انہیں دہشت گرد ثابت کیا جائے حالانکہ کتاب وسنت کی تعلیم دینے والے کسی بھی جامعہ میں دہشت گردی کی تعلیم نہیں دی جاتی۔ ان کے بعد مولانا عبدالجبار سلفی آف حجرہ شاہ مقیم اور مولانا اسماعیل آف کمالیہ نے جماعتی قائدین کے قدم بقدم چل کر جماعت کی خدمت کرنے کا وعدہ کیا۔ پروفیسر پروشناء اللہ خان امیر صوبہ سرحد کو دعوت خطاب دی گئی توانہوں نے صوبہ سرحد کے موجودہ حالات پر نہایت مختصر روشنی ڈالی اور انسانی زندگی میں جماعتی ضرورت کے پہلو کو اجاگر کیا۔ آخر میں جماعت اہلحدیث پاکستان کے امیر حافظ عبدالغفار روپڑی نے ملک پاکستان میں ڈکٹیٹر شپ کی نفی کرتے ہوئے امن کی علامت کتاب وسنت کا نفاذ قرار دیا، نیز کہا کہ موجودہ دور میں پاکستان کی معیشت تباہ ہو چکی ہے ملک پاکستان ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود اہل حکومت کشکول لیے پھرتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر ملک میں کتاب وسنت کا نفاذ قائم کر دیا جائے تو نہ صرف کشکول ٹوٹے گا بلکہ ہمارا ملک امن کا گہوارہ بن جائے گا۔ اجلاس کے آخر میں جماعت اہلحدیث پاکستان نے دعائے خیر فرمائی۔ "فجز اہ اللہ احسن الجزا" اجلاس کے دوران مختلف قراردادیں بھی پیش کی گئیں جن کی ہاؤس نے بھر پور تائید کی۔ مولانا جابر حسین مدنی نے یہ قرارداد پیش کی کہ جوان مدارس کی طرف دہشت گردی کی نسبت کرتا ہے ہم اسے دہشت گرد کہتے ہیں۔ حافظ عبدالوہاب روپڑی سیکرٹری اطلاعات نے درج ذیل قراردادیں پیش کیں۔

1۔ ملک پاکستان سے 11 ارب 80 کروڑ روپے جو مختلف سیاستدانوں نے قرضے لیے حکومت انہیں خزانے میں جمع کروائے 2۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی رہائی کے لیے حکومت تمام اسباب بروئے کار لا کر انہیں رہا کروائے۔

3۔ پاکستان انڈیا کے ساتھ مذاکرات برابری کی سطح پر کیے جائیں اور انڈیا کو سندھ طاس معاہدے پر عمل کرنے کا پابند بنایا جائے تاکہ پاکستان کی سرزمین بنجر سے محفوظ رہے۔ 4۔ مقبوضہ کشمیر کے بارے میں اہل حکومت نرم موقف اختیار کرنے کی بجائے کشمیر پر دوٹوک موقف اختیار کرے۔

اجلاس کے اختتام پر تمام مہمانان گرامی کی انتہائی بہترین ضیافت کی گئی جس کی نگرانی قاری فیاض کے ذمے تھی۔ دفتر کے متعلقات امور کی ذمہ داری شہادت طور کی تھی وہ اپنی ڈیوٹی میں نہایت کامیاب رہے۔ پریس ریلیز کا فریضہ محمد شہزاد نے باحسن انداز سرانجام دیا۔ جماعت کا یہ اجلاس خطابت اور حاضری کے لحاظ سے نہایت ہی اچھا رہا۔

☆..............☆..............☆

جماعتی خبریں

حسن کارکردگی پر مبارکباد

13 مارچ بروز ہفتہ جامعہ محمد بن اسماعیل بخاری کے طلباء کا ششماہی امتحان تھا۔ امتحان لینے کے لیے مدرسہ تحفیظ القرآن 32 نسبت روڈ لاہور کے صدر ومدرس قاری حبیب اللہ ساقی کو دعوت دی گئی تھی۔ جبکہ ان کی معاونت کے لیے جامعہ ضیاء السنۃ راجہ جنگ کے صدر ومدرس قاری ظفر اللہ خان بھی تشریف لائے۔ امتحان میں 150 طلبہ نے شرکت کی۔ تمام طلبہ کی تعلیمی حالت بہت اچھی تھی ان کی منزل بہت پختہ تھی قراءت کا لہجہ اور تلفظ بھی بہت شاندار تھا جو ان کے اساتذہ کی محنت کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ جبکہ شعبہ کتب میں بھی 100 کے قریب طلباء زیر تعلیم ہیں شعبہ کتب کے نگران شیخ الحدیث محمد یوسف قصوری ہے جو اپنے تعلیمی فرائض نہایت محنت اور جانفشانی سے انجام دے رہے ہیں۔ اس شاندار کارکردگی پر مدیر جامعہ قاری محمد ادریس ثاقب اور شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف قصوری مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ اس ادارے کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین

[منجانب: قاری نذیر احمد قصوری 0321-4046526]

ضرورت رشتہ

1۔ رحمانی برادری سے حافظہ تعلیم ایف اے امور خانہ داری کی ماہر خوب صورت وخوب سیرت بیٹی۔

2۔ انصاری برادری سے خوبصورت وخوب سیرت بیٹی تعلیم ایف اے امور خانہ داری کی ماہر۔ ان دونوں بیٹیوں کے لیے اہلحدیث رشتے درکار ہیں ضرورت منداحباب اس نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

[0301-7284790]

مولانا امانت اللہ انجم کو صدمہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع بہاول نگر کے ناظم تبلیغ مولانا امانت اللہ انجم کی والدہ محترمہ مولانا نواب الدین مرحوم کی بیوہ قضائے الٰہی سے مورخہ 31 مارچ بروز بدھ وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ شب زندہ دار، مہمان نواز اور صالحہ خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ موحومہ کی مغفرت فرمائے عطا فرمائے۔ آمین۔

قاری محمد اشرف رحمانی کو صدمہ

چک حافظ والا بہاول نگر کے قاری محمد اشرف رحمانی (حال مقیم سعودی عرب) کے والد گرامی جماعت کے عظیم بزرگ صوفی محمد ادریس رحمانی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت ساری خوبیوں کے مالک تھے، انکے تین بیٹے حافظ ہیں، مرحوم جماعتی کاموں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے آمین۔

[دعاگو: قاری محمد حسن سلفی صدر اہلحدیث یوتھ فورس ساہیوال]

شہدائے اسلام کانفرنس

اہل حدیث یوتھ فورس ساہیوال کے زیر اہتمام مورخہ یکم اپریل بروز جمعرات بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد طوبیٰ اہلحدیث L-134/q ساہیوال میں عظیم الشان شہدائے اسلام کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قاری عبدالحمید محمدی نے کی، حمد ونعت مولانا محمد الیاس اور مولانا منظور احمد نے پیش کی۔ قاری عنایت اللہ کاشمیری آف گوجرانوالہ، مولانا سید شفیق الرحمٰن چشتی، مولانا عبدالرشید حجازی ناظم تبلیغ مرکزیہ اور قاضی ریاض قدیر صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان نے بڑے جاندار خطابات کیے اور شہدائے اسلام کو خراج تحسین پیش کیا۔ امیر پنجاب پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی اور حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی اپنی بعض مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ کانفرنس میں امیر ضلع مولانا احمد یار صدیقی، قاری اظہار احمد، قاری امجد فاروق عدیل، مرزا محمد یوسف عابد بطور خاص تشریف لائے۔ کانفرنس کی صدارت جناب اشتیاق احمد خان نمبردار اور عظیم سیاسی رہنما وجناب محمد اسد خان لودھی نے کی۔ کانفرنس میں بورے والا، عارف والا، پاکپتن، اوکاڑہ اور چیچہ وطنی سے کثیر تعداد میں کارکنان یوتھ فورس شریک ہوئے۔ یہ کانفرنس تقاریر، حاضری اور انتظامات کے حوالہ سے بہت کامیاب رہی۔

[منجانب: قاری محمد حسن سلفی 0300-9472384]

مورخہ 2 اپریل کا خطبہ جمعۃ المبارک

مورخہ 2 اپریل کو مولانا حافظ اعجاز کی دعوت کے موقع پر حافظ عبدالوہاب روپڑی نے جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمایا۔ مسجد کا ہال فراخ ہونے کے باوجود تنگ نظر آرہا تھا۔ جماعت اہلحدیث کے کارکنان کے اصرار پر جامع مسجد اہلحدیث داود کے میں بعد نماز عصر حافظ صاحب نے عالمانہ، مفسرانہ و فاضلانہ انداز میں خطاب فرمایا۔ اس میں سرپرست عبدالحمید سلفی ان کے ہمراہ امیر جماعت اہلحدیث ڈاکٹر شفیق، نائب امیر سیف الاسلام صدیقی ناظم تبلیغ مولانا عبدالحفیظ سید زاہد عزیز اور دیگر احباب جماعت نے حافظ صاحب کا استقبال اور شکریہ بھی ادا کیا اور ساتھ چلنے کا وعدہ کیا۔

خطبہ جمعۃ المبارک

دارالحدیث اوکاڑہ میں مورخہ 23 اپریل کا خطبہ جمعۃ المبارک حضرت مولانا شفیق پسروری چیف آرگنائزر قومی امن کمیٹی وانسانی حقوق کمیشن پاکستان ارشاد فرمائیں گے۔ خطبہ 12:30 بجے شروع ہوگا۔ مستورات کے لیے پردہ کا انتظام ہوگا۔[عبداللہ یوسف ناظم دارلحدیث ساہیوال روڈ اوکاڑہ 0312-4403173]

مرکز اسلام کے لیے جرنیٹر کی فوری ضرورت ہے

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا ابراہیم خادم قصوری نے احباب سے دردمندانہ اپیل کی ہے کہ وہ فوری بجلی پیدا کرنے والا جرنیٹر مرکز اسلام کے لیے روانہ کریں، جو بلب روشن کرسکے، پنکھے چلا سکے، بجلی کی موٹریں بند نہ ہوں، لاؤڈ سپیکر میں صدائے توحید بلند رہے۔ اگر کوئی شخص پیاسوں کی پیاس بجھانے سے دلچسپی رکھتا ہے۔ تو وہ مرکز اسلام میں حاضری دینے والوں کے لیے ٹھنڈے پانی والی مشین بھیجے۔"ان اللہ لایضیع اجر المحسنین."

تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

[الداعی الی الخیر: صاحبزادہ محمد اسحاق خادم قصوری نائب خطیب مرکز اسلام بالمقابل ریلوے اسٹیشن منڈی کنگن پور ضلع قصور 0300-4421651]

دارالحدیث راجووال ششماہی امتحان 2010ء

جامعہ کمالیہ ملک کا ایک قدیم ومعروف ادارہ تقریباً 60 سال سے دین اسلام کی نشرواشاعت میں مصروف عمل ہے رواں سال تعلیم کا آغاز 10 شوال سے ہوا۔ درس نظامی کے ساتھ عصری تعلیم لازم ہے، تحفیظ القرآن مع تجوید شعبہ ناظرہ دعوت وتبلیغ طبع وتالیف تمام شعبوں میں دس اساتذہ شب وروز طلبہ کی تعلیم وتربیت میں مصروف ہیں۔ فروری کے آخر میں ششماہی امتحان اختتام پذیر ہوا۔ 2010,2009ء میں شعبہ تحفیظ القرآن سے 16 طلبہ نے حفظ القرآن کی سعادت حاصل کی۔ 9 طلبہ نے لاہور بورڈ سے 9th کلاس کا امتحان فرسٹ ڈیژن میں پاس کیا

4 مارچ 2010ء کو انعامی تقریب میں درس نظامی وحفظ القرآن ودیگر اعزازی طلبہ کو بعض اساتذہ کی حسن کارکردگی پر نقدی انعامات سے حوصلہ افزائی کی گئی۔ اول پوزیشن 1000 روپے، دوئم پوزیشن 700 روپے، سوئم پوزیشن 500 روپے تقریب میں جامعہ کے طلبہ نے عربی میں خطاب وترانہ پیش کیا۔ مہمان خصوصی پروفیسر عبدالرحمان لدھیانوی حفظہ اللہ امیر پنجاب نے نظم ضبط وکارکردگی سے متاثر ہوکر یوں اظہار خیال کیا اس ادارہ کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہاں پر دینی وعصری تعلیم کا حسین امتزاج ہے۔ 150 طلبہ کی کفالت مدرسہ کررہا ہے۔ الحمدللہ مزید تعداد بڑھ رہی ہے طلبہ کا اسبوعی اجلاس دروس کا اہتمام تزکیہ نفس وتربیت پر خصوصی توجہ وفاق المدارس السلفیہ سے باقاعدہ الحاق شدہ اس سال درجہ ثانیہ ورابعہ کے 17 طلبہ وفاق المدارس کے امتحان میں شرکت کررہے ہیں۔

داخلہ لیجیے! درس نظامی میں حافظ قرآن مع پرائمری پاس جبکہ حفظ میں ناظرہ مع پرائمری پاس سکول کا سرٹیفکیٹ والد کا ہمراہ آنا ضروری ہے۔ یہ سب کچھ اللہ کے فضل سے پروفیسر عبیدالرحمان محسن کی نگرانی ومولانا یوسف حفظہ اللہ کی سرپرستی کا نتیجہ ہے۔ مدرسہ جدید تقاضوں کے مطابق ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔[عنایت اللہ امین مدرس راجووال]

مولانا زکریا شبیر نگری کو صدمہ

نظام قدرت کے مطابق مولانا موصوف کا بڑا بیٹا محمد احمد 40 سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے 5 مارچ 2010ء کو وفات پا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون. مولانا زکریا کا باقی خاندان بریلوی مسلک سے وابستہ ہے مگر مولانا اور انکی اولاد الحمدللہ اہل حدیث مسلک کے شیدائی فدائی ہیں۔ مولانا کے 6 بیٹے ہیں، سب نے دارالحدیث راجووال سے فیض حاصل کیا۔ بعدازاں سعید حامد اور عقیل عامر نے راجووال سے سندوفراغت حاصل کی ابھی چھوٹے بچے زیر تعلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو کامیاب کرے۔ مولانا زکریا خود صاحب فراش ہیں جواں سال بیٹے کی موت یقیناً ان کے لیے جانکا صدمہ ہے مرحوم کے جنازہ میں راجووال کے تمام اساتذہ طلبہ نے شرکت کی۔ مرحوم کی نماز جنازہ پروفیسر عبیدالرحمن محسن بن مولانا یوسف حفظہ اللہ نے پڑھائی۔ تمام اساتذہ ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اللہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس عطا فرمائے آمین۔[شریک غم: عنایت اللہ امین، راجووال]

الصدیقیہ دواخانہ

بواسیر خونی وبادی کا شرطیہ علاج

اس کے علاوہ دمہ، کمر درد، شوگر، لیکوریا، اٹھرا، کثرت حیض، جوڑوں کا درد، اعصابی کمزوری، بندش حیض۔ کمزور اور بے اولاد حضرات کا کامیاب علاج کیا جاتا ہے۔ (علاج بغیر آپریشن کے کیا جاتا ہے۔)

[ایڈریس: حکیم محمد صدیق نزد جامع مسجد حافظ یحیٰی صاحب، گاؤں میر محمد تحصیل وضلع قصور، 0342-4231336 / 0344-4333254]

مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑیؒ کی ببرکھائی میں آمد

31 مارچ 2010ء بھاگیوال ضلع قصور میں موصوف کا تبلیغی پروگرام تھا وہاں سے پہلے حافظ صاحب ہمارے ہاں ببرکھائی تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ شہادت طور اور طیب احمد، کراچی بھی ہمراہ تھے۔ موصوف کا راقم سے چونکہ دیرینہ ایک تعلیمی تعلق ہے اس علاقہ میں جب بھی کوئی پروگرام ہو تو ملاقات کے لیے ضرور تشریف لاتے ہیں چونکہ مسلمانوں کا باہمی آپس میں ملنا اسلام کا محبوب ترین عمل اور اسلاف کا شعائر ہے۔ جس کی نوید حدیث میں یوں دی گئی ہے۔ 1۔ اللہ کے لیے آپس میں ملاقات کرنا عبادت ہے۔ 2۔ ایسے لوگ قیامت کو عرش کے سایہ میں ہونگے۔ 3۔ ایسے لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ 4۔ ایسے مسلمان قیامت کے دن نور کے منبروں پر ہونگے۔ 5۔ یہ عمل خالص دخول جنت کا سبب ہے۔ 6۔ ایسے سلمان فرشتوں کی دعا استغفار کے مستحق ہیں۔ 7۔ قیامت کے دن حشر کی ہولناکیوں سے امن میں ہونگے۔ 8۔ اس عمل سے اللہ تعالیٰ معاشرے میں عزت دیتے ہیں 9۔ یہ لوگ جنت کے بالاخانوں میں ہونگے۔

عشاء کے بعد حافظ صاحب نے درس دیا جس میں ایک حدیث کی تشریح کی کہ جسکو علماء حضور کا مدینہ منورہ میں پہلا وعظ کہتے ہیں اس کے راوی حضرت عبداللہ بن سلام جو یہود کے بہت بڑے عالم تھے۔ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ سے منورہ میں تشریف لائے میں بھی سن کر آپ ﷺ کی زیارت کے لیے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کا چہرہ دیکھتے ہی میرے دل نے فیصلہ کیا کہ یہ چہرہ جھوٹا نہیں ہوسکتا اور مسلمان ہوگئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: 1۔ اے لوگو! سلام کو عام کرو یعنی باہم ایک دوسرے کو سلام کہو۔ 2۔ اللہ کی رضا کے لیے مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ 3۔ اور صلہ رحمی کرو۔ 4۔ رات کو نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوں۔ یہ چار کام کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہیں جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل کردے گا۔ (مشکوۃ ج ا باب الصدقۃ فصل ثانی ص ۱۶۸) اس کے تحت اسلاف کے ایک دو واقعات بھی سنائے۔ پھر بھاگیوال کے لیے روانہ ہوگئے وہاں حافظ صاحب نے عقائد کے اصلاح کے لیے مسئلہ حیات مسیح انتخاب کیا۔ موصوف نے اس مسئلہ کو نہایت احسن اور آسان انداز میں بیان کیا۔ آپ نے کہا حضرت عیسیٰؑ کی پوری زندگی معجزانہ ہے۔ ان کا زندہ آسمان پر جانا، پھر قرب قیامت نازل ہونا، اس عقیدہ کو مزید شفاف اور آسان کرنے کے لیے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کو مفسرانہ انداز میں بیان کیا۔ مثلاً ان کی والدہ کا بیت المقدس کی مشرقی جانب کو یکسوئی کے لیے پسند کرنا، انسانی شکل میں فرشتے کا آنا، بچے کی بشارت دینا، بغیر نکاح کے مریم کا حاملہ ہونا، کھجور کے خشک درخت سے تازہ کھجوروں کا گرنا، نیچے سے پانی کا چشمہ جاری ہونا، خاموشی کا روزہ رکھنا، حضرت عیسیٰؑ کا ماں کی گود میں کلام کرنا، اپنے نبی ہونے کا اعلان کرنا وغیرہ۔ یہ سب تمہیدی معجزے حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر زندہ جانا اور پھر اترنے کے تین ثبوت ہیں۔ اس سے قبل ایک دفعہ اسی گاؤں کے جلسہ میں حضرت حافظ صاحب نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر بیان کی تھی۔ جس میں مذاہب اربعہ کے بارہ میں آپ کی پیشین گوئی اور باطل فریق کی تردید مفسرانہ انداز میں بیان فرمائی۔ اللہ تعالیٰ مزید شرح صدر فرمائے اور اس تبلیغی مشن کو ہم سب کے لیے ذریعہ ہدایت و نجات بنائے۔ آمین [عنایت اللہ امین مدرس دارالحدیث راجووال]

اپیل

حسب سابق فصل کے موقع پر عشر گندم سے ادارہ کے طلبہ کی خوراک میں بھرپور تعاون فرمائیں

عظیم جماعتی و دینی درسگاہ دارالحدیث اوکاڑہ میں

مورخہ 30 اپریل کا **خطبہ جمعۃ المبارک**

حضرۃ مولانا منظور احمد صاحب ارشاد فرمائیں گے۔

آغاز خطبہ

12:30 بجے۔ مستورات کیلئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ وقت پر تشریف لائیں۔

نوٹ: والدین حالیہ سکولوں کے امتحانات میں پرائمری، مڈل، میٹرک پاس طلبہ کو دینی دنیوی تعلیم کے لیے شعبہ کتب و حفظ میں داخل کروائیں۔ جملہ سہولیات کے ساتھ بہترین ماحول، قابل ترین اساتذہ، کی نگرانی بچوں کے لیے روشن مستقبل کی ضمانت۔

الداعی الی الخیر: عبداللہ یوسف ناظم دارالحدیث ساہیوال روڈ اوکاڑہ 0312-4403173 / 044-2521460

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون ہیڈ آفس (042) 5854010
فون مدیر اعلیٰ (042) 6581025
تنظیم اہل حدیث
C.P.L - 104

جماعت اہل حدیث کا معروف قدیم تعلیمی ادارہ

جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور

کتاب وسنت اور سلف صالحین کی روایات کا علمبردار

تمام احباب جانتے ہیں کہ جامعہ اہل حدیث لاہور جماعت اہلحدیث کا قدیم ترین دینی ادارہ کتاب وسنت کی تعلیم وترویج میں مصروف عمل ہے جس میں اس وقت تقریباً تین صد طلبا زیر تعلیم ہیں ان کی تعلیم وتربیت کے لیے 22 محنتی اور قابل اساتذہ کرام مامور ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جامعہ ہذا مندرجہ ذیل شعبوں پر مشتمل ہے۔ (۱) تحفیظ القرآن (۲) شعبہ تجوید وقراءت (۳) درس نظامی (۴) وفاق المدارس (۵) دارالافتاء (۶) تصنیف وتالیف (۷) فن مناظرہ (۸) دعوت وارشاد (۹) کمپوٹر (۱۰) میٹرک، ایف اے تا بی اے تک عصری تعلیم کا معقول بندوبست ہے۔

سالانہ اخراجات: جامعہ کا سالانہ خرچ جس میں طلبا کے قیام وطعام، ادویات، صابون، اساتذہ وملازمین کی تنخواہوں سمیت تقریباً 55 لاکھ سے تجاوز کر چکا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور احباب کے تعاون سے پورا ہوتا ہے۔ اس لیے

گندم کی کٹائی کے موقع پر احباب سے خصوصی اپیل کی جاتی ہے

کہ عشر نکالتے وقت جامعہ کے طلباء کے لیے زیادہ سے زیادہ حصہ پہنچا کر اجر عظیم حاصل کریں، تا کہ حضرت العلام حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ، حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ اور حافظ عبدالقادر روپڑیؒ کا لگایا ہوا پودا پھلا پھولا رہے اور تا ابد قائم ودائم رہے۔

اللہ کریم ہمارے نیک اعمال قبول فرمائے۔ آمین

حافظ عبدالغفار روپڑی

مدیر جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں لاہور

فون: 7670968 / 042-7656730 فیکس: 042-7659847